

اداریہ

ہفت روزہ جگداس قادیان

مصلح موعود نمبر

پیشگوئی مصلح موعود کے ہم بانسان اعراض و مقاصد اور عالمی فزونی

بابت

۶ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ

بمطابقت

۱۲ تبلیغ ۱۳۶۰ھ

۱۲ فروری ۱۹۸۱ء

جلد ۳۰

شمارہ ۷

شرح چندہ

سالانہ ۲۰ روپے

ششماہی ۱۰ روپے

ماہانہ غیر بذریعہ جبری نوک ۲۰ روپے

فی پیرچہ ۲۰ پیسے

قیمت مصلح موعود نمبر ۱ - ایک روپیہ

انجمن احمدیہ

قادیان ۹ تبلیغ (فروری) - سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں افضل جبرہ ۲ تبلیغ (فروری) سے موصول شدہ تازہ ترین اطلاع منظر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ان دنوں لاہور میں قیام فرما رہے ہیں۔ حضور پر نور ۲۹ جنوری بروز جمعرات ربوہ سے روانہ ہو کر اسی روز دن کے بارہ بجے کے قریب بخیریت لاہور پہنچ گئے تھے۔ الحمد للہ۔

اجاب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور کو صحت و سلامتی سے رکھے اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

قادیان - ۹ تبلیغ (فروری) - مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا ایم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچکان اور جملہ دویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد لله

ماورزمانہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی وہ ہمت بانسان پیشگوئی جو آپ نے آج سے ۹۵ سال قبل بنام ہوشیار پور مسلسل چالیس روزہ مجاہدات اور انتہائی عاجزانہ دعاؤں کے نتیجے میں خدا کے علام الغیوب سے بذریعہ الہام خیر پاک خاص اسی کے اذن سے مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار کی صورت میں شائع فرمائی تھی۔ جماعت احمدیہ میں "پیشگوئی پسر موعود" کے نام سے موسوم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی زبان مبارک پر جاری ہونے والا لفظ اس کی عظمت و کبریائی اور حیرت انگیزی قابل توجہ نکلیات کا مظہر ہوتا ہے۔ جبکہ پیشگوئی پسر موعود کی پرشکوہ الہامی عبارت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبل از وقت حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ذریعہ تمام دنیا کو ایک ایسے جلیل القدر فرزند ارجمند کی ولادت کی بشارت دی گئی ہے جس کا وجود غیر معمولی اوصاف و کمالات کا حامل ہونے کی بنا پر بے شمار خدائی صفات کا حامل مظہر ہوگا۔ "پسر موعود" کے اس ارفع اور بلند ترین روحانی مقام کی صراحت خود پیشگوئی کے ان پرشکوہ الہامی الفاظ میں بھی موجود ہے:-

مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَمَا أَنَّ اللَّهَ فَزَلَكَ مِنَ السَّمَاءِ

گویا یہ ہمت بانسان اور انقلاب انگیز آسمانی پیشگوئی محض اس بنا پر ہی اللہ تعالیٰ کی قادرانہ تخلیقات کا زندہ اور معجزانہ نشان قرار نہیں پاتی کہ اس میں قبل از وقت مقررہ میعاد کے اندر اندر ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی ہے بلکہ اس موعود فرزند کو ایسے غیر معمولی اوصاف و کمالات کا حامل قرار دیا گیا ہے جو علیہ السلام کی بابرکت آسمانی ہمت کے دوران بے شمار ہمت بانسان دینی اور روحانی اعراض و مقاصد کی تکمیل کا پیش خیمہ بننے والے تھے۔ چنانچہ ان ہمت بانسان اعراض و مقاصد کی نشاندہی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو..... اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو جاہلتا ہوں کرتا ہوں"

اللہ تعالیٰ کی اس ہمت بانسان الہامی پیشگوئی کا وہ حصہ جو مقررہ میعاد کے اندر اندر "پسر موعود" کی پیدائش سے تعلق رکھتا تھا۔ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۸۸۹ء کو سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت کے ذریعہ پورا ہوا۔ جبکہ پیشگوئی میں بیان شدہ دیگر تمام علامات حضور پر نور نور اللہ مرقدہ کی مبارک زندگی میں بالخصوص انقلاب انگیز کارناموں سے بھرپور آپ کے باون سالہ سنہری عہد خلافت میں کمال آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئیں۔ جن کا ہم میں سے ہر احمدی چشم دید گواہ ہے۔ آپ کے بابرکت دور خلافت میں چار دانگ عالم میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا انتہائی وسیع اور مستحکم نظام قائم ہوا۔ دنیا کے ۳۴ ممالک میں کم و بیش ۵۰ مساجد کی تعمیر ہوئی۔ سینکڑوں تبلیغی، تعلیمی، تربیتی، اور طبی مراکز کا قیام عمل میں آیا۔ خود آپ کی رقم فرمودہ کم و بیش آٹھ دس ہزار صفحات پر مشتمل قرآن حکیم کی انتہائی پر معارف تفسیر "تفسیر پر کبیر" کی اشاعت کے علاوہ ۱۲ اہم غیر ملکی زبانوں میں قرآن حکیم کے تراجم کے ذریعہ تمام دنیا پر کلام اللہ کے شرف اور مرتبہ کا اظہار ہوا۔ اور آپ کے سچی نفس کی برکت سے دنیا کی لاکھوں سعید روجوں کو اسلام کے نور سے منور ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

بیرونی محاذ پر حاصل ہونے والی ان عظیم الشان فتوحات کے ساتھ ساتھ اندرونی محاذ پر جماعتی نظام کو مضبوط اور مستحکم بنانے کی غرض سے بھی آپ نے جو جلیل القدر کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ تاریخ احمدیت کے ہزار صفحات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور پھر یہ نہیں کہ آپ کے ذریعہ جاری ہونے والی تبلیغ و اشاعت دین اور علیہ السلام کی یہ بابرکت آسمانی ہمت صرف آپ کی مبارک زندگی تک ہی محدود رہی۔ بلکہ آج بھی نافلہ موعود سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت روحانی قیادت میں یہ مجاہدین احمدیت کا کارواں پہلے سے کہیں زیادہ سرعت اور بے زاری کے ساتھ شاہراہ علیہ السلام پر گامزن ہے۔ اور ہر قدم پر فتح و کامرانی کے نئے نئے سنگ میل نصب کرتا چلا جا رہا ہے۔

ظاہری طور پر سیدنا محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا بابرکت وجود گو آج ہم میں موجود نہیں تاہم آپ کے جاری کئے ہوئے کام آج بھی جاری و ساری ہیں۔ جنہیں پایہ تکمیل تک پہنچانے کی ذمہ داری ہم افراد جماعت احمدیہ پر عائد ہوتی ہے۔ "پیشگوئی مصلح موعود" تمام اقوام عالم کے لئے بے شمار خارق عادت نشانات رکھنے کے ساتھ ساتھ خود ہمارے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کے ان گنت نشانات لئے ہوئے ہے۔ جن کا عینی مشاہدہ کرنے کے بعد ہمیں ہر آن اسی مومنانہ شان کا علمی مظاہرہ کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ جس کی وضاحت آیت قرآنی:-

إِذَا بُلِّغْتَ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ (انفال: ۳)

میں کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار قادرانہ تخلیقات کا مظہر یہ عظیم الشان نشان آسمانی جن طرح ہمارے ایمانوں میں غیر معمولی بڑھتی اور روز افزوں ترقیات کا موجب بن رہا ہے اسی طرح ہمارے لئے توکل کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہو کر خدمت و اشاعت دین سے منقطع اپنی اہم ذمہ داریوں کو پورا کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ ۲۰ فروری کا مبارک تاریخی دن ہر سال ہمیں سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ میں یہ بصیرت افروز پیغام دیتا ہے کہ:-

"بے شک تم خوشیاں مناؤ اور خوشی سے اچھلو اور کودو۔ لیکن میں کہتا ہوں اس خوشی اور اچھل کود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو۔ میرے لئے یہی تقدیر ہے کہ میں سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں۔ مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں۔ اور اپنی سست روی کو ترک کر دیں" (الموعود)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان سے کماحقہ طریق پر عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین اللہم آمین۔

نور شیدا احمد اور

ہمارا خدا سچا خدا ہے، زندہ خدا ہے، وفادار خدا ہے!!

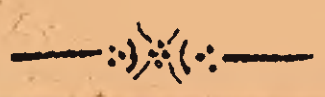
تم ہمیشہ اس پر توکل رکھو اور اپنی اولاد کو بھی اس پر توکل رکھنے کی تلقین کرو!

حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ڈاکٹری مشورہ پر بغرض علاج سر یورپ کے لئے روانگی سے قبل بحیثیت ایک شفیق روحانی باپ اکناف عالم میں بسنے والے تمام افرادِ جماعت کے نام پر سوز و غماؤں پر مشتمل مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۵۵ء کو جو محبت بھرا پیغام ارسال فرمایا وہ آپ کے حلیانہ اوصاف کی غازی کرتا ہے۔ فارین بکدس کے ازاد و علم و ایمان کی غرض سے اس رُوح پرورد و بصیرت افروز پیغام کا ایک اقتباس "تاریخ احیاء" جلد ہفتم صفحہ ۴۰ تا ۴۲ سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر بکدس)

موت نہیں دے گا۔
ڈاکٹروں کی رائے تو یہی ہے کہ میری بیماری صرف عوارض کی بیماری ہے۔ حقیقت کی بیماری نہیں۔ لیکن جو کچھ بھی ہو ہمارا خدا سچا خدا ہے۔ زندہ خدا ہے۔ وفادار خدا ہے۔ تم ہمیشہ اس پر توکل رکھو۔ اور اپنی اولاد کو بھی اس پر توکل رکھنے کی تلقین کرو۔ اور اس دُعا کے طریقہ کو یاد رکھو جو میں نے اُور بیان کیا ہے۔ میں نے ساری عمر جب بھی اس رنگ میں اغلاص کے ساتھ دُعا کی ہے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اس دُعا کے قبول ہونے میں دیر ہوئی ہو۔ اگر تم اس رنگ میں اپنے رب سے محبت کرو گے اور اس کی طرف جھکو گے تو وہ ہمیشہ تمہاری مدد کے لئے آسمان سے اُترتا رہے گا۔ ایک دولت میں تمہیں دیتا ہوں۔ ایسی دولت جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ ایک علاج تمہیں عطا کرتا ہوں۔ وہ علاج جو کسی بیماری میں خطا نہیں کرے گا۔ ایک عصا میں تمہارے حوالے کرتا ہوں۔ ایسا عصا جو تمہاری عمر کی انتہائی کمزوری میں بھی تمہیں سہارا دے گا۔ اور تمہاری کمر کو سیدھا کرے گا۔ اے خدا! تو اپنے ان بندوں کے ساتھ ہو۔ جب انہوں نے میری آواز پر لبیک کہی تو انہوں نے میری آواز پر لبیک نہیں کہی بلکہ تیری آواز پر لبیک کہی۔ اے وفادار اور صادق الوعد خدا۔ اے ان کی اولادوں کے ساتھ رہیو۔ اور ان کو کبھی نہ چھوڑیو۔ دشمن ان پر کبھی غالب نہ آئے اور یہ کبھی ایسی مایوسی کا دن نہ دیکھیں جس میں انسان یہ سمجھتا ہے کہ میں سب سہاروں سے محروم ہو گیا ہوں۔ یہ ہمیشہ محسوس کریں کہ تو ان کے دل میں بیٹھا ہے۔ ان کے دماغ میں بیٹھا ہے۔ اور ان کے پہلو میں کھڑا ہے۔
اللہم امین..... میں ان ماہرین کی (ڈاکٹروں کی - ناقل) رائے پر اعتبار کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے جاتا ہوں۔ خدا کرے میرا یہ سفر صرف میرے لئے نہ ہو بلکہ اسلام کے لئے ہو اور خدا کے دین کے لئے ہو۔ اور خدا کرے کہ میری عزم موجودگی میں تم غم نہ دیکھو۔ اور جب میں لوٹوں تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت میرے بھی ساتھ ہو اور تمہارے بھی ساتھ ہو۔ ہم سب خدا کی گود میں ہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے پاس کھڑے ہوں " (امین)

بر انسان جو پیدا ہوا ہے اس نے مرنا ہے۔ ان گھڑیوں میں جب میں محسوس کرتا تھا کہ میرا دل ڈوبا کہ ڈوبا، مجھے یہ غم نہیں تھا کہ میں اس دنیا کو چھوڑ رہا ہوں۔ مجھے یہ غم تھا کہ میں آپ لوگوں کو چھوڑ رہا ہوں۔ اور مجھے یہ نظر آ رہا تھا کہ ابھی ہماری جماعت میں وہ آدمی نہیں پیدا ہوا جو آپ کی نگرانی ایک باپ کی شکل میں کرے۔ میرا دماغ بوجھ نہیں برداشت کر سکتا تھا۔ مگر اس وقت میں برابر یہ دُعا کرتا رہا کہ اے میرے خدا جو میرا حقیقی باپ اور آسمانی باپ ہے۔ مجھے اپنے بچوں کی فکر نہیں کہ وہ یتیم رہ جائیں گے۔ مجھے اس کی فکر ہے کہ وہ جماعت جو سینکڑوں سال کے بعد تیرے ماحور نے بنائی تھی وہ یتیم رہ جائے گی۔ اگر تو مجھے یہ تسلی دلا دے کہ ان کے یتیم کا میں انتظام کروں گا تو پھر میری یہ تکلیف کی گھڑیاں سہل ہو جائیں۔ مگر تو مجھ سے یہ کس طرح اُمید کر سکتا ہے کہ یہ لاکھوں روحانی بچے جو تو نے مجھے دیے ہیں جن کے دشمن جیتے جیتے پر دنیا میں موجود ہیں اور جن کو ختم کرنے کے لئے ہر وقت شیطانی نیزے اُٹھ رہے ہیں۔ جب میرے بعد ان نیزوں کو اپنی چھاتی پر کھانے والا کوئی نہیں رہے گا تو تو ہی بتا کہ میں اس بات کو کس طرح برداشت کر لوں۔ مجھے موت کا ڈر نہیں۔ مجھے ان لوگوں کے یتیم ہو جانے کا ڈر ہے جنہوں نے تیرے نام کو ردش کرنے کے لئے پچاس سال متواتر قربانیاں کیں۔ ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ دُنیا نے ان کو کھائی سے محروم کر دیا تھا۔ پھر بھی وہ ہر اس آواز پر آگے بڑھے جو تیرے نام کے روشن کرنے کے لئے میں نے اُٹھائی تھی۔ اب اے میرے وفادار آقا! میں تجھے تیری ہی وفاداری کی قسم دیتا ہوں۔ ان کمزوروں نے اپنی کمزوریوں کے باوجود تجھ سے وفاداری کی۔ تو طاقتور ہوتے ہوئے ان سے بے وفائی نہ کیجیو کہ یہ بات تیری شان کے شاہاں نہیں۔ اور تیری پاکیزہ صفات کے مطابق نہیں۔ میں ان لوگوں کو تیری امانت میں دیتا ہوں۔ اے سب اُمینوں سے بڑے امین، اس امانت میں خیانت نہ کیجیو۔ اور اس امانت کو پوری وفاداری کے ساتھ سنبھال کر رکھیو۔
ڈاکٹر مجھے کہتے ہیں فکر مت کرو۔ لیکن میں اس امانت کا فکر کس طرح نہ کروں جسے میں نے پچاس سال سے زیادہ عرصہ تک اپنے سینہ میں چھپائے رکھا اور ہر عزیز ترین شے سے زیادہ عزیز سمجھا۔
اے میرے عزیزو! تم سے کونامیاں بھی صادر ہوئیں۔ تم سے قصور بھی ہوئے۔ مگر میں نے یہ دیکھا کہ ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ کی آواز پر تم نے لبیک کہا۔ تم موت کی وادیوں میں سے گزر کر بھی خدا تعالیٰ کی طرف دوڑتے رہے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ تمہیں نہیں چھوڑے گا۔ خدا تمہیں بے کسی اور بے بسی کی

(ضمیمہ روزنامہ الفضل "جلد ۲۲ مارچ ۱۹۵۵ء صفحہ ۲۱)



میرے دل میں شدید تڑپ پیدا ہوئی ہے کہ آئندہ دس سال میں فرانسیسی، سلیس، سینیس، روسی اور چینی زبانوں میں قرآن شائع کیا جائے

اگر ایسا ہو جائے تو ہم دنیا کی اسی فیصد کی آبادی کو اسکی زبان میں قرآن کریم پہنچا دیں گے

حضرت امیر المومنین ایڈیشن اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ اورہ کا مختصر

ایشیائی زبان میں حضرت مصلح موعود نے قرآن کریم کا ترجمہ کروا کے رکھا ہوا تھا۔ مگر ابھی اس پر نظر ثانی نہ ہو سکی تھی۔ اب ہمارے ایک احمدی مبلغ نے فرانسیسی سیکھ لی ہے اور وہ اس پر نظر ثانی کر رہے ہیں۔ اسی طرح پرنگالی زبان میں بھی ترجمے کا انتظام ہو رہا ہے۔

حضور ایڈیشن اللہ تعالیٰ نے حضرت باقی سلسلہ احمدی کی کتب کے بارے میں بھی بتایا کہ صد سالہ احمدیہ جوہلی کے تحت حضور کی تحسیرات کا مجموعہ

ESSENCE OF ISLAM

کے نام سے سلسلہ وار شائع ہو رہا ہے۔ اس کا ایک جز چھپ چکا ہے۔ دوسرا پریس میں ہے۔ اور تیسرے کا مسودہ تیار ہے۔ اس کے بعد چھٹا بھی انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔

(بجوال الفضل ۲ جنوری ۱۹۸۱ء)

کرے گا۔

حضور ایڈیشن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میری بھی خواہش ہے اور آپ کی بھی خواہش ہونی چاہیے کہ ہم قرآن کریم کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ شائع کر سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ آج کل اس ترجمے پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ

جماعت قائم ہوئی ہے۔ بیٹن ہے وہاں بھی جماعت قائم ہے۔ اس کے علاوہ سینی گال۔ گیمبیا جس کو اب بائبل کہتے ہیں، یہ فرانسیسی بولنے والے ممالک ہیں۔ ان ممالک میں فرانسیسی لٹریچر کی بہت ضرورت تھی۔ اس کمی کو دیباچہ تفسیر القرآن ایک حد تک پورا

رہو ۲ ص ۲ (جنوری)۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایڈیشن اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ شدید تڑپ پیدا کی ہے کہ آئندہ دس سال میں فرانسیسی، سینیس، روسی اور چینی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہو جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ہم ایسا کر سکیں تو دنیا کی آبادی کے قریباً اسی فیصد کو ہم ان کی زبان میں قرآن کریم پہنچا کر سکتے ہیں۔

حضور ایڈیشن اللہ تعالیٰ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کی ادائیگی سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے۔ حضور نے وقفہ جدید کے لٹریچر کا بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے دیگر لٹریچر کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اب تک ہمارے پاس فرانسیسی زبان بولنے والوں کے لئے لٹریچر نہیں تھا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک وقت تھا کہ دنیا میں روسی اور چینی کو چھوڑ کر سب سے زیادہ بولی جانے والی زبانیں انگریزی اور فرانسیسی تھیں۔ اس بعد زیادہ بولی جانے والی زبانیں سپین کی زبان، پرنگالی کی زبان اور حالیہ سنڈ کی زبانیں تھیں۔ حضور نے فرمایا کہ فرانسیسی زبان میں بھی تک قرآن کریم کا کوئی ترجمہ نہیں تھا۔ اور نہ ہی کوئی پائے کا لٹریچر تھا۔

حضور ایڈیشن اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اب صد سالہ جوہلی فنڈ کے تحت پہلی دفعہ دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت مصلح موعود کا فرانسیسی ترجمہ شائع ہوا ہے۔ یہ بذات خود ایک کتاب ہے۔ جو کہ تین چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کی ایک اس وجہ سے بھی ضرورت تھی کہ افریقہ کے بہت سے ممالک میں فرانسیسی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ان میں فائیجر (جس کا صحیح تلفظ فی کے رہے) میں ہماری جماعت قائم ہو گئی ہے۔ تو گوئینڈ میں بھی حال تو میں

وہ دن دور نہیں جب مسلمان پھر چین پہنچیں گے جب خدا کی طرف سے آواز آئے گی وہ پڑانوں کی طرح اس ملک میں داخل ہوں گے

(سیدنا حضرت المصلح الموعود کا سپین کے بارے میں ایک اہم تاریخی خطبہ)

”تاریخ اسلام کی ان باتوں میں سے جو مجھے بہت پیاری لگتی ہیں ایک بات ایک ہسپانوی برنیل کی ہے جن کا نام غالباً عبدالعزیز تھا..... (دشمن کا) قریباً ایک لاکھ کا لشکر تھا جو قلعہ کے باہر جمع تھا وہ اکیلا ہی تلوار لے کر نکلا۔ دشمن پر حملہ کر دیا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ بے شک اس کی شہادت سب کے باوجود سپین میں مسلمانوں کی حکومت تو قائم نہ رہ سکی مگر اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ رہ گیا۔ اور موت اسے نہ مٹا سکی..... لیکن کبھی سپین کے حالات کا میں مطالعہ نہیں کرتا یا کبھی ایسا نہیں ہوا کہ یہ باتیں میرے ذہن میں آئی ہوں اور اس برنیل کے لئے دعائیں نہ نکلتی ہوں۔ اس کے خون کے قطرے آج بھی سپین کی وادیوں میں ہم کو آوازیں دیتے ہیں کہ او اور میر خون کا انتقام لو۔ بے شک وہ بہادر برنیل مر گیا۔ مگر مرنے سے کیا؟ کیا یوں لوگ نہیں مرتے؟.....

آج بھی اس کی کشش ہمیں سپین کی طرف بل رہی ہے اور اگر مسلمانوں کی غیرت قائم رہی اور جیسا کہ حضرت مصلح موعود کی بعثت سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف قائم رہے گی بلکہ ترقی کرے گی اور پہلے سے بھی بڑھ کر ظاہر ہوگی۔ تو وہ دن دور نہیں جب اس برنیل کے خون کے قطروں کی پیکاراں کی جنگوں میں چلانے والی روح اپنی کشش دکھائے گی۔ اور سچے مسلمان پھر سپین پہنچیں گے۔ اور وہاں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیں گے۔ اس کی روح آج بھی ہمیں بل رہی ہے۔ اور ہماری روحیں بھی یہ پیکار رہی ہیں کہ اے شہید وفا! تم اکیلے نہیں ہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے سچے خادم منتظر ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی وہ پروانوں کی طرح اس ملک میں داخل ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نور کو وہاں پھیلانے لگے۔“

(الفضل ۶ ہجرت ۱۳۲۳ھ، شش مطابق ۶ مئی ۱۹۲۲ء صفحہ ۴)

مصلح موعودؑ کی عظمت اور بختِ ایک موم قومی معمار

از مکتوم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

پیشگوئی مصلح موعودؑ ۱۸۸۶ء میں فرزند موعود کے اوصاف حمیدہ یوں بیان کئے گئے ہیں :-

”وہ سخت ذہین و نہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔۔۔۔۔ اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔“

یہ وہ اوصاف و مناقب ہیں جو ایک قومی قائد اور روحانی معمار کے اندر پائے جانے چاہئیں۔ جب ہم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ سواخ و سیرت پر کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اقرار و اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ واقعی سیدنا محمودؑ کی ذات ستودہ صفات ان کے نظیر صلاحیتوں اور استعدادوں کی مالک تھی۔ اور آپ کی زندگی میں اسلام کی خدمت و اشاعت اور جماعت احمدیہ کی ترقی و استحکام کے لئے وہ کارنامے نمایاں سر انجام دیئے گئے جو اس وقت

کی تاریخ میں روشن و درخشندہ ہیں۔ جسے شک و آنستہ کہ خود بوید نہ کہ عنایت بگوید ایک روحانی قائد اور قومی معمار کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی جماعت کے قیام کے ذمہ دار یعنی ہمیشہ قوم کے سامنے رہے۔ اور پھر اُس مقصد کے حصول اور تکمیل کے لئے قوم کے اذعان کو تیار کرے اور مسلسل جدوجہد اور قربانیوں کے ذریعہ سے قوم کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کر دے۔ یہ سب کچھ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک خدا کا سایہ ایسے قائد کے سر پر نہ ہو۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد الہام الہی میں ”یحییٰ الدین و یتیم الشریعۃ“ اچانے دین اور قیام شریعت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری عمر اس مقصد اعلیٰ کی راہ میں جدوجہد میں گزری اور ایک کامیاب روحانی جرنیل کی حیثیت میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ جب کہ کئی لاکھ کی جماعت آپ کے بعد اس روحانی مقصد کو پروان چڑھانے کے لئے قائم ہو چکی تھی۔ آپ کے وصال پر انہوں نے اور غیروں نے بے انتہا رونا کیا کہ واقعی آپ اپنے مقصد و نیت میں کامیاب ہو کر ناپاک دنیا سے رخصت ہوئے اور آپ کے بعد اس روحانی جہد و جدوجہد کو جاری رکھنے کے لئے خلافت

کا نظام جاری ہو گیا۔ اور اس خلافت احمدیہ کے زیر قیادت جماعت اپنے نصب العین کے حصول کے لئے دریاں دواں ہے۔ اور سیدنا حضرت مصلح موعودؑ کی زندگی تو قومی تعمیر و ترقی کے کاموں کے لئے وقف رہی۔ حضور کے دل میں خدمتِ اسلام کا وہ بے پناہ جذبہ تھا کہ جب آپ ابھی گیارہ سال کی عمر کے ہی تھے تو آپ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دردمندانہ دعا کرتے ہیں :-

”اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہاتھ سے ہو۔ پھر اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں۔“
(الحکم جوبلی نمبر ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء)

حضرت مصلح موعودؑ کا زین عہدِ خلافت

۱۳ مارچ ۱۹۱۷ء کو سیدنا مصلح موعودؑ خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپ کا عہدِ خلافت ۵۰ سال سے زائد عرصہ تک ممتد ہے۔ آپ کا عہدِ خلافت متذکرہ بالا دردمندانہ دعا کا مظہر ہے۔ حضورؑ کے عہدِ خلافت میں جماعت احمدیہ خطرناک آزمائشوں اور امتحانوں میں سے گزری۔ اندرونی و بیرونی فتنے پیدا ہوئے۔ مگر ان داخلی اور خارجی ابتلاؤں کے باوجود آپ کی روحانی بصیرت اور مصلحانہ قیادت کے نتیجے میں نہ صرف یہ جماعت قائم رہی بلکہ اس کی جڑیں مضبوط ہوئیں اور اس کا شانیں اکتاف عالم میں پھیل گئیں۔ اور جماعت کو ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو سکی کہ آج اس جماعت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اور دنیا بھر میں خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کا ڈنکا بج رہا ہے۔ اور تبلیغی دنیا میں اسلام کے خدمت گزاروں کی جماعت ایک شاندار مقام رکھتی ہے۔

تبلیغ و ترقی کے منصوصوں میں ترقی

حضرت مصلح موعودؑ کی ذات گرامی ایک تاریخ ساز شخصیت ہے۔ آپ نے اپنے عہدِ خلافت میں نظام جماعت کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے :-

- ۱۔ نظارتوں کا قیام فرمایا اور پھر ان نظارتوں کے ماتحت مختلف اعیانہ جہات مقرر فرمائے تاکہ جماعت نظم و نسق میں بہتری پیدا ہو۔
- ۲۔ باہمی تنازعات کے تصفیہ کے لئے دارالقضاء کو مقرر فرمایا۔ تاکہ افرادِ جماعت کے تنازعات کا جماعت ہی میں فیصلہ ہو جائے۔ اور احبابِ جماعت کے اوقات اور رویہ بے عداوتوں کی نذر نہ ہو جائے۔
- ۳۔ جماعت کو تعلیم و تربیت کے اغراض کے لئے انصار اللہ۔ خدام الاحدیہ۔ اطفال الاحدیہ۔ لجنۃ اباء اللہ۔ ناصرات الاحدیہ کے شعبوں میں تقسیم کیا اور ہر شعبہ کے لئے ایک ضابطہ اور لائحہ عمل مقرر فرمایا۔ تاکہ افرادِ جماعت اپنی زندگیوں اسلامی اصولوں میں ڈھالیں۔ اور ان کا اچھا اسلامی نمونہ بنیں اور ان کے نیک اثرات کا حامل ہو۔

۴۔ جماعت کے اہم معاملات دینی۔ تربیتی و تبلیغی (ریغور و فکر کرنے کے لئے) ”مجلس شوریٰ“ کا اجراء فرمایا۔ تاکہ جماعتی امور کا فیصلہ کرنے کے لئے افرادِ جماعت کو بھی مشورہ دینے کا موقعہ دیا جائے۔ کیونکہ ”لا اخلافۃ الا بالمشورۃ“ مگر آخری فیصلہ خلیفۃ وقت کے اختیار میں ہی ہے۔ کیونکہ آخری اختیار ہی مبارک و برون ہے۔

۵۔ اپنے عہدِ خلافت میں بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام کے مراکز قائم کرنے کا یردگام بنایا۔ اور آپ کے عہدِ خلافت میں بڑے بڑے ممالک میں قریب ہر اہم مقام پر مشن قائم کیے گئے اور مساجد تعمیر ہونے لگیں۔ ہندوستان کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں اب تک ۳۱۱ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔

۶۔ ۱۹۳۳-۳۴ء میں احرار نے جماعت احمدیہ کو مٹانے کا منصوبہ بنایا۔ مگر حضرت مصلح موعودؑ کی مصلحانہ قیادت نے نہ صرف جماعت کو اس فتنہ و شر کے اثرات سے محفوظ رکھا بلکہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی بشارت کے ماتحت اعلان فرمایا

”میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں۔“

اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا نے ایسا ہی نظارہ دیکھا کہ احرار اپنے ناپاک عزائم میں ناکام و نامراد رہے اور آج تک ان کے پاؤں زمین پر نہ ٹک سکے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمودؑ کے دل پر ”تخریبِ جنید“ کا عقاب فرمایا۔ اور اس کے نتیجے میں جماعت احمدیہ کے مشن اور تبلیغی مراکز دنیا بھر میں پھیل گئے۔ اور تبلیغِ اسلام زمین کے کناروں تک پہنچ گئی۔

۷۔ ۱۹۴۶ء میں جب ہندوستان کی تقسیم عمل میں آئی اور جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز قادیان بھارت میں رہا۔ تو یہ وقت جماعت کے لئے ایک زبردست آزمائش کا تھا۔ درجہ ہجرت کا الہام لورا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؑ کی روحانی قیادت میں جماعت کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ ”رہبہ“ میں قیام کرنا تعمیر کروا کر جماعت کو پھر ترقی و استحکام کے راستے پر ڈال دیا۔ اور آج یہ دیوبند دنیا بھر میں تبلیغی و تربیتی مساعی کا مرکز ہے اور قوم کے معارف و حضرات مصلح موعود کی قومی تعمیر کا ایک شاہکار ہے۔

۸۔ جماعت کے اندر کئی اندرونی فتنے برپا ہوئے مثلاً غیر مبایعین کا فتنہ۔ مستر یوں کا فتنہ۔ مصری کا فتنہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؑ کی اولاد کا فتنہ۔ اور نام نہاد حقیقت پسند باپائی کا فتنہ۔ ان فتنوں پر اور شرانگیز لوگوں کا اصل مقصد نظامِ خلافت کو کمزور کرنا تھا۔ مگر حضور رضی اللہ عنہ نے ان فتنوں کا اپنی عزم سے مقابلہ فرمایا۔ اور خلافت کے با برکت نظام کی اہمیت کو جماعت کے افراد کے ذہنوں میں مضبوط سے ایسا راسخ کر دیا کہ انشاء اللہ قیامت تک اسی جماعت میں خلافت احمدیہ حقیقہ کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اور احبابِ حقیقت اور ان کی نسلیں اس خلافت کی برکات سے مستفیع ہونے رہیں گے۔ تعمیر قوم و ملت کا یہ ایک عظیم نشان اور زین کار نامہ اور اس امر کا بین ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کا سایہ آپ کے سر پر تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت آپ کے ساتھ تھی۔

۹۔ جماعت کے اندر عشقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے کے لئے غیر ملکیوں کو اسلام اور باقی اسلام کی اللہ علیہ وسلم سے روشناس کرنے کے لئے اور پھر مختلف ممالک میں باہمی خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کے لئے اور ہمہ پیشوایان مذہب کی عزت و تکریم قائم کرنے کے لئے حضور رضی اللہ عنہ نے سیرت النبیؐ اور سیرت پیشوایان مذہب کے جلسوں کے انعقاد کا انتظام و انصرام فرمایا۔ اور ایسے جلسوں کا انعقاد بین الاقوامی تعلقا

(باقی دیکھئے صفحہ ۷)

سوانح فضل عمر کا ایک سنہری باب

تعلیم الاسلام سکول کے طرز پر اور مدرسہ احمدیہ قیام میں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تاریخی کردار

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تصنیف ”سوانح فضل عمر رضی اللہ عنہ“ جلد اول سے ماخوذ!!!

”نائب ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مصلح موعود علیہ السلام نے احباب سے مشورہ طلب فرمایا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کو قائم کرنے کی جو غرض تھی اسے یہ مدرسہ پورا کر رہا ہے کہ نہیں اس پر مدرسہ کی انتظامیہ نے بعض مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے مدرسہ کو توڑ دینے کا مشورہ دیا اور اس پر بڑا اصرار کیا۔ باوجود اس کے کہ اس وقت حضرت صاحبزادہ صاحب کی عمر صرف ۱۶ برس تھی۔ آپ کی رائے بڑی عمر کے صاحب تجربہ منتظمین کی نسبت زیادہ بخیر اور باوزن ثابت ہوئی آپ نے اس بات کو بڑے ہی مؤثر رنگ میں دکھاتے ہوئے فرمایا کہ یہ مدرسہ بہرحال قائم رہنا چاہیے اور مشکلات پر دوسرے ذرائع سے قابو پایا جاسکتا ہے آپ کے اس متوقف پر آپ کی مخالفت رائے رکھنے والے بعض دوستوں نے آپ کو انگریزیت کا دلدادہ ہونے کا طعن بھی دیا لیکن آپ اپنی رائے کی اہمیت پر مصر رہے چونکہ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب نے وہ طعنہ کی رائے بھی آپ ہی کے موافق تھی لہذا حضرت مصلح موعود علیہ السلام نے ان دونوں کی رائے کو ترجیح دی اور بعض تبدیلیوں کے ساتھ مدرسہ تعلیم الاسلام کو قائم رکھنے کا فیصلہ فرمایا۔ انقل حکیم مئی ۱۹۲۸ء

اپنی دونوں مدرسہ احمدیہ کی بنیاد بھی پڑی اس کی تقریب یوں پیدا ہوئی کہ ۱۹۰۵ء میں سلسلہ کے دو فرزند عالم حضرت مولوی عبدالکیم صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولوی بریلوی صاحب جلیلی وفات پانگے حضرت مصلح موعود علیہ السلام کو ان کی وفات کا دہرہ اصرار نہ ہونچا۔ کچھ تو اس لئے کہ یہ دونوں اپنے تقویٰ علم و فضل اور اسلام کے لئے ہمت نہ ہارتاری میں بلند مقام رکھتے تھے اور کچھ اس لئے بھی کہ اتنے بلند پایہ علماء کی وفات سے ایک ایسا علمی غلاء پیدا ہوا جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا۔ چنانچہ اس پہلو سے مشورہ کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جانتے ہیں سے اچھے اچھے لوگ مرتے جاتے ہیں مگر انھوں نے جو مرتے ہیں ان کا جانشین ہم کو کوئی نظر نہیں آتا۔ مدرسہ تعلیم الاسلام سے متعلق فرمایا مجھے مدرسہ کی طرف دیکھ کر بھی

رنج ہی پہنچتا ہے کہ جو کچھ ہم چاہتے تھے وہ بات اس سے حاصل نہیں ہوئی اگر یہاں سے بھی طالب علم نکل کر دنیا کے طالب بننے لگتے تو ہمیں اس سے قائم کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ دین کے خادم پیدا ہوں۔ چنانچہ تعلیم دین کی اس کمی کے پیش نظر آپ نے ارادہ ظاہر فرمایا کہ جماعت میں قادر الکلام اور خدمت دین کرنے والے علماء پیدا کرنے کا کوئی مستقل انتظام ہونا چاہیے اور مدرسہ تعلیم الاسلام میں ایسی اصلاح ہونی چاہیے کہ یہاں سے واعظ اور علماء پیدا ہوں۔ حضور نے اس کے لئے احباب سے مشورہ کیا اور آخر طے پایا کہ فی الحال مدرسہ تعلیم الاسلام کی نگرانی میں ہی دنیا کی ایک شاخ کھول دی جائے۔ چنانچہ جنوری ۱۹۰۶ء میں یہ شاخ کھل گئی اور اس طرح اس کلاس کے اجراء سے پہلی دفعہ مدرسہ احمدیہ کی بنیاد پڑی (مکتوبات احمدیہ جلد ۲ ص ۲۲۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت کے آغاز ہی میں شدت یہ محسوس فرمایا کہ چونکہ مدرسہ کے قیام سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اولین خواہش یہ تھی کہ اعلیٰ پایہ کے علمائے ربانی پیدا ہوں اور اس وجہ سے دینی علوم کی تدریس کے لئے ایک الگ شاخ تعلیم الاسلام سکول میں قائم کی گئی تھی لہذا اس غرض کو باحسن پورا کرنے کے لئے ایک باقاعدہ علیحدہ درس گاہ کا قیام زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اس غرض سے آپ نے ایک سب کمیٹی مقرر فرمادی جو حضرت صاحبزادہ مرزا محمد احمد صاحب نواب محمد علی خان صاحب مولوی محمد علی صاحب اور مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پر مشتمل تھی۔ اس سب کمیٹی کے سپرد اس نئے دینی مدرسہ کے لئے قواعد و ضوابط اور لائحہ عمل تجویز کرنے کے علاوہ جملہ اخراجات کے لئے روپے کا انتظام کرنا بھی تھا حضرت صاحبزادہ صاحب اور بعض دوسرے احباب نے حضور کی اس تجویز کو پورے ذور اور بڑی وضاحت کے ساتھ جماعت کے سامنے پیش کیا اور کھلا

کہ یہ مدرسہ دنیا میں اشاعت اسلام کا ایک بھاری ذریعہ ہوگا اور اس کے چلانے کے لئے عوزوں، عمارت اور بہترین لائبریری کا ہونا ضروری ہے (بدر قادریان ۱۸ جون ۱۹۰۸ء)

ذرا زمانہ کی ستم ظریفی ملاحظہ فرمائیے کہ وہی بزرگان جو کل تک اس نوجوان کو انگریزیت کا طعنہ دے کر تعلیم الاسلام سکول کو بند کرنے کے مشورے دے رہے تھے اس واقعہ کے چند سال بعد ہی نیرنگ زمانہ سے ایسے بدلے کر اب اس نوجوان کی محض اس بنا پر مخالفت کرنے لگے کہ یہ ایک خاص دینی مدرسہ کے قیام کے لئے کوشاں تھے۔ چنانچہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۸ء کو صدر انجمن احمدیہ کا ایک اجلاس لاہور میں جناب شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان پر منعقد ہوا اس اجلاس میں حضرت صاحبزادہ صاحب کو جو انجمن کے ممبر بلکہ میر مجلس تھے مدعو نہیں کیا گیا۔ بہر حال صدر انجمن نے اپنے اس اجلاس میں بلا کسی خاص وجہ کے اپنے سابق فیصلے کے بالکل برعکس یہ ریزولیشن پاس کیا کہ اس مجلس کی رائے میں عربی مدرسہ کے لئے بغیر وظیفہ کے طالب علموں کا ملنا مشکل ہوتا ہے اور اس طرح پر مقصد دینی مدرسہ کا حامل نہیں ہو سکتا۔ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ احمدی طلباء کو اعلیٰ درجہ کی مدرسہ تعلیم و وظائف دے کر دلائی جائے یا ان کو خاص طور پر ڈاکٹری کے لئے تیار کیا جائے وغیرہ۔

حسب قرار داد یہ معاملہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۸ء بوقت شب انجمن ہائے احمدیہ کی کانفرنس کے اجلاس میں پیش کیا گیا کانفرنس کے اس اجلاس کی اطلاع بھی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمد احمد صاحب کو نہیں دی گئی۔ خواجہ کمال الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سید محمد حسین شاہ صاحب نے اجلاس سے خطاب کیا اور انجمن کے ۱۵ نومبر کے فیصلے کو پُر جو ش رنگ میں دکھانے کی ادھر یہ تجویز پیش کی کہ تعلیمی وظائف بڑھا دئے جائیں تا احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد

میں کالجوں میں جائیں اور پاس ہونے کے بعد ان میں سے جو دین کی خدمت کے لئے زندگی وقف کریں انہیں ایک آدھ سال میں قرآن پڑھا کر مبلغ بنا دیا جائے (انقل ۲۱ نومبر ۱۹۲۵ء)

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی تقریر خاص طور پر پُر جو ش تھی انہوں نے اپنی تقریر میں کہا: ہماری جماعت بڑی خفہ ہے وہ کسی چیز کا ضائع ہونا گوارا نہیں کر سکتی۔ چونکہ انگریزی دان مبلغ جانتے ہیں اس لئے مدرسہ دینیہ پر اس قدر خرچ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس مدرسہ کے ذریعہ جو مبلغ تیار ہوں گے دنیا ان کے متعلق یہی کہے گی کہ وہ درپیش کی خاطر تبلیغ کر رہے ہیں لیکن اگر ہم اپنے نوجوانوں کو کالج میں تعلیم دلوائیں، کوئی ڈاکٹر بن جائے کوئی وکیل بن جائے، کوئی انجینیئر بن جائے، کوئی سائنس کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرے تو لوگوں پر اس کا بڑا اثر ہوگا اور وہ کہیں گے کہ یہ اسلام کے کیسے جانشین اور خدام ہیں جو تنخواہ لئے بغیر تبلیغ اسلام کر رہے ہیں پس دینی تعلیم کا مدرسہ بند کر دیا جائے۔ اور نوجوانوں کو کالجوں میں تعلیم دلائی جائے خواجہ صاحب کی اس پُر جو ش تقریر سے سامعین نے کافی اثر قبول کیا یہاں تک کہ بیدار نہ تھا کہ اگر اس وقت رائے ہی جاتی تو اکثر حاضرین مکوم خواجہ صاحب سے پوری طرح اتفاق کر جاتے جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا کہ علیحدہ دینی مدرسہ کا قیام تو درکنار اسکول میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جاری فرمودہ دینی تدریس کی شاخ بھی بند کر دی جاتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا عین اس وقت جبکہ خواجہ صاحب کی فصاحت و بلاغت اپنے نرفح پر تھی اور آپ کی تقریر اپنے اثر کے منتہا تک پہنچ چکی تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کسی سے صورت حال کا علم یا مجلس میں داخل ہوئے جب حاضرین مجلس کا یہ رنگ دیکھا اور یہ محسوس کیا کہ ذہن پوری طرح خواجہ صاحب کے طلسم خطابت کے اسیر ہو چکے ہیں تو ایک دفعہ آپ کو اس فکر سے اپنے پاؤں تلے سے زمین نکلتی ہوئی دکھائی دی کہ اگر خدا نخواستہ جماعت نے تدریس اور تبلیغ کو بند کرنے کا فیصلہ دے دیا تو احمدیت کے مستقبل کا کیا بنے گا۔ بجلی کے کوندے کی طرح یہ دم آپ کے دلی میں آیا اور گزر گیا اور اچانک الہی تقرب نے آپ کے دل دماغ کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں ختم لیا اور طبیعت ایک غیر معمولی قوت اور جوش سے بھر گئی تب آپ نے کھڑے ہو کر بار بار بلند حاضرین مجلس سے کچھ بولنے کی اجازت طلب کی۔ سوائے چند ایک

کہ ہر ایک نے بیکہ ادا کیا کہ ہاں! آپ فرور بلائے۔ اس پر آپ نے بڑی متانت کی ان انتہائی دردناک بھنگے ہیمیں اپنی تقریر کا لول آغاز فرمایا۔

”آپ نے جو فیصلہ کیا ہے یہ آپ کے خیال میں ٹھیک ہو گا۔ مگر ایک چیز ہے جو میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ ہمارے کام آج ختم نہیں ہو جائیں گے بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں سال تک ان کا اثر چلتا چلا جائے گا اور دنیا کی نگاہیں ان پر ہوں گی اور اگر ہم کسی کام کو چھپانا بھی چاہیں گے تو وہ نہیں چھپے گا بلکہ تاریخ کے صفحات پر ان واقعات کو نمایاں حروف میں لکھا جائے گا اس نقطہ نگاہ کو مد نظر رکھتے ہوئے میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے بیمار ہوئے تو آپ نے اپنی وفات سے کچھ دن پہلے ایک شکر رومی حکومت کے مقابلہ کے لئے تیار کیا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اس کا سردار مقرر فرمایا ابھی یہ لشکر روانہ نہیں ہوا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور سوائے مکہ اور مدینہ اور طائف کے سارے عرب میں بغاوت رونما ہو گئی اس وقت بڑے بڑے جنرل القدر صحابہ نے مل کر مشورہ کیا کہ اس موقع پر اسامہ کا لشکر باہر بھیجا اور دست نہیں کیونکہ ادھر سارا عرب مخالف ہے اور عیسائیوں کی زبردست حکومت سے لڑائی شروع کر دی گئی تو نتیجہ یہ ہو گا کہ اسلامی حکومت ہم برہم ہو جائے گی چنانچہ انہوں نے ایک وفد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کیا اور درخواست کی کہ یہ وفد سخت خطرناک ہے اگر اسامہ کا لشکر بھی عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے چلا گیا تو مدینہ میں صرف نیچے اور بوڑھے رہ جائیں گے اور مسلمان عورتوں کی حفاظت نہیں ہو سکے گی۔ لے ابوبکر اہم آپ سے التجا کرتے ہیں کہ آپ اس لشکر کو روک لیں اور پہلے باغیوں کا مقابلہ کریں جب ہم انہیں دبا لیں گے تو عیسائیوں کے مقابلہ پر اسامہ کے لشکر کو بھیجا جا سکتا ہے اور چونکہ اب مسلمان عورتوں کی عزت و عصمت کا سوال بھی پیدا ہو گیا ہے اور خطر ہے کہ دشمن ہمیں مدینہ میں گھسی کر مسلمان عورتوں کی آبروریزی نہ کرے اس لئے آپ ہماری اس التجا کو قبول فرماتے ہوئے پیش اسامہ کو روک لیں اور اسے باہر نہ جانے دیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی

کہ جب وہ اپنی منگھڑی حالت کا اظہار کرنا چاہتے تو اپنے آپ کو اپنے باپ سے نسبت دے کر بات کیا کرتے تھے کیونکہ ان کے باپ غریب آدمی تھے۔ اور چونکہ ان کے باپ کا نام ابو قحافہ تھا اس لئے اس موقع پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ کیا ابو قحافہ کا بیٹا خلافت کے مقام پر فائز ہونے کے بعد پہلا کام یہ کرے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آخری ہم تیار کی تھی اسے روک دے؟ پھر آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم! اگر کفار مدینہ کو فتح کر لیں اور مدینہ کی گلیوں میں مسلمان عورتوں کی لاشیں کتے گھسیٹتے پھریں تب بھی اس لشکر کو نہیں روکوں گا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کرنے کے لئے تیار کیا تھا۔ یہ لشکر جائے گا اور ضرور جائے گا۔

حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد آپ لوگوں کا بھی یہ پہلا اقتراح ہے آپ لوگ غور کریں اور سوچیں کہ آئندہ تاریخ آپ لوگوں کو کیا کہے گی تاریخ یہ کہے گی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسے خطرہ کنی حالت میں جبکہ تمام عرب باخنی ہو چکا تھا اور جبکہ مدینہ کی عورتوں کی حفاظت کے لئے بھی کوئی مناسب انسان ان کے پاس نہ تھا اتنا بھی پسند نہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک تیار کئے ہوئے لشکر کو وہ روک لیں بلکہ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ مسلمان عورتوں کی لاشیں کتے گھسیٹتے پھریں تب بھی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو منوخی نہیں کروں گا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے پہلے سال پہلے دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ سالانہ پر تمام جماعت کے دوستوں سے مشورہ لینے کے بعد جس دینی مدرسہ کو قائم فرمایا تھا اور جس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ وہ مولوی عبد الکریم صاحب سبکی کوٹی اور مولوی سمران الدین صاحب جمہلی کی یادگار ہوگا اور سلسلہ کی ضروریات کے لئے علماء تیار کرنے کا کام اس کے سپرد ہوگا اسے مسیح موعود کی جماعت نے آپ کے وفات پانے کے بعد بعد توڑ کر رکھ دیا کیونکہ جس طرح جیش اسامہ کی تیاری کا کام خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اسی طرح مدرسہ دینیات کا اجراء خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی آخری عمر میں فرمایا تھا۔

پس دنیا کیا کہے گی کہ ایک ماہور کی وفات کے بعد تو اس کے متبعین نے اپنی

عزتوں کا بر باد ہونا پسند نہ کیا مگر یہ برداشت نہ کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم باطل ہو کر دوسرے حکام کے متبعین نے باوجود اس کے کہ ان کے سامنے کوئی یقینی خواہ نہ تھا اس کے ایک جاری کردہ کام کو اس کی وفات کے معاً ابد بند کر دیا۔ (تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۶ء) آپ کے اس پر جوش اور زور پرورد خطاب نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاوہ کارا اثر کیا اور لوگوں کے قلوب کو بیکردہ پلٹ کر رکھ دیا اور طبعیتوں میں ایک عظیم انقلاب برپا ہو گیا یعنی حاضرین کی فرط رغبت سے پیچھے نکل گئیں اور بکثرت پر بوش آواز میں نکلنے لگیں کہ ہم حضرت ماجدہ صاحب کی رائے سے مکمل اتفاق کرتے ہیں اور ہرگز یہ رائے نہیں دیتے کہ مدرسہ دینیہ بند کر دیا جائے۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے جب مجلس کا باہر نکلا تو دیکھا تو فرشتے ہو کر فرماتے تھے کہ ہم حضرت میاں صاحب کی رائے کے خلاف نہیں ہیں دوستوں

(سراخے فضل موعود ان ص ۲۱۱ و ۲۱۲)

کو غلط فہمی رہ گئی ہے۔ جاما مقصد تو یہ ہے کہ دوسرے پہلوؤں پر بھی غور کیا جائے اور ابھی فیصلہ نہ کیا جائے بعد میں خدا و کتابت کے ذریعہ مشورہ حاصل کر کے مناسب فیصلہ کیا جائے گا لیکن حاضرین نے خواجہ صاحب کے اس گریز کو کوئی وقعت نہ دی اور اپنے فیصلہ پر قائم رہے۔ بائیں ہند کچھ عرصہ بعد اسی بارہ میں جماعتوں سے جب دوبارہ یہی رات طلب کی گئی تو ہر جماعت نے یہی حکم دیا کہ فیصلہ درست تھا جو جم قادیان میں کر آئے اور ہرگز کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔

فقہ فقہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ شدید زراعتیں آخری پوری ہوئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دینی تعلیم کے انتظام کا جو بیج اپنے مبارک ہاتھوں سے بویا تھا وہ ایک علیحدہ منفرد و درخت کی صورت میں قائم ہو اور پھولے پھلے اور قیامت تک اس کے ٹھنڈے سے سائے اور رنگ دو اور پھولوں اور پھلوں سے نور انسانی کو فائدہ پہنچا رہے اور اولیٰ ۱۹۰۹ء میں باقاعدہ ۳۳ اس مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی اور نصاب کی تعیین و ترتیب کے لئے جو کمیٹی تیار کی گئی اس میں بھی حضرت ماجدہ صاحب نے جو کمیٹی تیار کی

وہ میں کو پار کرنے والا ہوگا (فقیر منجھ ۸)

کی بیعت کے ذریعہ ہوا آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حرم اول کے بڑے فرزند تھے اور عاشق خدا اور رسول اور عاشق قرآن تھے آپ پر اہمیت کی صداقت روز روشن کی طرح عیاں تھی لیکن بیعت کرنے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک کے لئے کہ خلافتِ ثانیہ کے ابتدائی پندرہ سال تک ہمیشہ جناب عالی را جس کا اظہار آپ نے حضرت عرفانی الکبیر سے بھی فرمایا تھا بالآخر جب آپ اپنی عمر کے آخری حصہ میں پہنچے تو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو پیغام بھیجا کہ آپ بیعت کرنا چاہتے ہیں چنانچہ حضور نے اسی دن یعنی ۲۵ دسمبر ۱۹۰۵ء کو آپ کی بیعت سے ہی اسی طرح حضرت مصلح موعود کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین جسمانی دروہانی فرزندوں میں چرتے کا اضافہ ہوا۔

ایک نئے مرکز کا قیام: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور قادیان میں مرکز احمدیت کے قیام کے ذریعہ دنیا میں تین اسلامی مراکز موجود تھے یعنی مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور قادیان دارالامان اس کے بعد حضرت مصلح موعود نے ایک اور اسلامی مرکز کا قیام بروہ مقدسہ کے نام سے فرمایا آج یہ مرکز انکشاف عالم میں تبلیغ اسلام کا ایک فعال اور عظیم انسان مرکز بن چکا ہے۔ اس طرح بھی آپ کا وجود تین کو چار کرنے والا ثابت ہوا۔ اور یوں شیگونی کی یہ شق کئی جہت سے اسلام کی صداقت کا زندہ اور روشن نشان ثابت ہوئی۔

خالص حمد للہ علی ذلک

ولادتیں

(۱) حکم سید نہیں بخاری صاحب تمیم الہی کے ہاں مورخہ ۲ نومبر ۱۹۸۰ء کو تیسرا لڑکا تولد ہوا ہے۔ لڑکے کا نام ”دعید بخاری“ تجویز ہوا ہے۔ (۲) اسی طرح حکم سید سجاد احمد صاحب آف راجا کی بیٹی عزیزہ روبینہ ناصر صاحبہ تمیم لندن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۸ کو بیٹا عطا فرمایا ہے اجاب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نوولادین کو صحیح و سلاستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک صالح و خادموں بنائے آمین (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

حکمت مصلح موعودؑ کی نظریوں کی نظر میں !!

وَالْفَضْلُ مَا شِئْتُمْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار

مخالفین احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔۔۔
"کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھراس ہے۔۔۔۔۔ تم نے بھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔۔۔۔۔ مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو حق میں دھن اس کے اشارے پر اس کے پاؤں پر چناروں کو گرنے کو تیار ہے۔۔۔۔۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔"
(ایک خوفناک سادش مصنفہ منظر علی اخبار صفحہ ۱۹۶)

اخبار "MADRID" اسپین

حضرت مصلح موعودؑ کے موروثی ادارے پیکر دنیا بھر اور اسلام کا اقتصادی نظام جو تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔۔۔
"حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مکمل طور پر اپنے نیکو میں اسلام کی تعلیم اور اصولوں پر دستخطی ڈالنے ہیں جو اس وقت تک کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور اس کا کوئی اقتصادی نظام اس کی بنیاد ہے۔ آپ نے اسلامی نظام کا کیونکر نظم کے نظام سے نہایت شاندار طور پر فرق دکھایا ہے۔ مختصر یہ کہ کتاب حوالہ جات کے ساتھ صحیح طور پر اپنی اہمیت پیش کرتی ہے۔"
(مجموعہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۸ء)

نامور اریب جناب اہم احیاء

"ہاجر زادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد سے بھی مل کر ہمیں اذیت دہشت ہوئی ہے۔ زادہ صاحب نہایت ہی خلیق اور سادگی پسند انسان ہیں۔ علاوہ خوش خلقی کے کہیں بڑی حد تک معاملہ فہم اور مدبر بھی ہیں۔۔۔۔۔ ہاجر زادہ صاحب کا زندگی گزارنا ان کی وسعت خیالانہ سادگی ہمیشہ مجھے یاد رہے گی۔"

(تازات قادمان صفحہ ۱۳۶-۱۳۷) اخبار "انفیس دمشق" (شام)

"ہم نے ان دھرت مصلح موعودؑ کے سے ملاقات کے دوران ان کے بڑے علم و فضل و آداب اور اسلحہ ساری معاملات کے متعلق بہت بڑی غیرت کا مشاہدہ کیا۔"
(مجموعہ ۸ اگست ۱۹۶۲ء) جریدہ "الف والنیا" دمشق

"ہم نے دیکھا کہ آپ فصیح عربی بولتے تھے اور اپنی باتوں کی حدیث تشریف اور قرآنی آیات سے تائید کرتے تھے اور اگر کسی بات کے متعلق وقت باقی لگتا تو کوئی حدیث اور قرآنی آیت مستحضر نہ ہوتی تو منطق سے کام لیتے تھے۔ اور یہ جدیدی صاحب (حضرت مصلح موعودؑ) ناقلی و رمبائی قدر رکھتے ہیں۔ اور اپنا ہندوستانی ملک راس اور سفید بگڑی پہنتے ہیں۔ اور آپ نہایت ذہین بہت بروائی اور مصلحت و فصاحت سے بولنے والے اور بہت دلائل اپنی تائید میں پیش کرنے والے ہیں۔ بحث و مباحثہ سے اور مناظرہ سے نہ ہٹتے ہیں نہ اکتاتے ہیں۔"
(مجموعہ ۹ اگست ۱۹۶۲ء)

"آپ کے چہرے کے خدو خال آپ کے نہایت ذہین ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور آپ کو دیکھنے والا آپ کے عجب دو قار سے متاثر ہونے لگتا ہے۔"
(مجموعہ ۱۰ اگست ۱۹۶۲ء)

اخبار "فتی العرب" دمشق

"یہ خلیفہ صاحب اپنی عمر کے چالیس سال میں ہیں۔ منہ پر سیاہ کشادہ داڑھی رکھتے ہیں۔ چہرہ گندم گوں سے اور حلال و وقار چہرہ پر غالب ہے۔ دونوں آنکھیں ذکاوت و ذہانت اور غیر معمولی علم و عقل کی خبر دے رہی ہیں۔ آپ ان کے چہرے کے خدو خال میں جلد وہ اپنی بروائی کی مانند لگتی ہیں۔ ان میں بروائی کی قابلیتیں دیکھیں تو آپ کو یقین ہو جائے

گا کہ آپ ایک ایسے شخص کے سامنے ہیں جو آپ کو قبل اس کے کہ آپ اسے سمجھیں خوب سمجھتا ہے۔ آپ کے ہونے پر تبسم کھینچتا رہتا ہے جو بھی ظاہر اور بھی پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر آپ اس کیفیت کو دیکھیں تو آپ اس تبسم کے نیچے جو معنی ہیں اور جو اس میں جلال ہوتا ہے اس سے حیران ہو جائیں گے۔"
(مجموعہ ۱۰ اگست ۱۹۶۲ء)

میاں سلطان احمد وجودی

متمدہ مسند ستان میں پراونشل کانگریس لکھنؤ پنجاب کے رکن میاں سلطان احمد وجودی لکھتے ہیں:۔۔۔
(الفن، اگر مصطفیٰ کمال انارک ۲۹۲۲۱۹ مربع میل زمین اور ایک کروڑ ۵۲۵ لاکھ انارک پر حکومت کرنا تھا۔ اگر جوزف اسٹالن ۱۸۳ قومیتوں اور ۱۳۹ زبانوں والی سترہ کروڑ دس لاکھ انسانوں کی آباد کاری کا واحد مختار ملکی تھا۔ اگر موسیٰ چار کروڑ اور ۲۰ لاکھ اطالوی اور پرتگالیوں کے ۸۶ لاکھ باشندوں کا خود مختار بادشاہ تھا۔ اگر آڈولف ہٹلر ساڑھے چھ کروڑ جرمنوں کا حکمران ہے تو مرزا بشیر الدین محمود احمد بھی تمام دنیا میں بسنے والے دنیا بھر کی تمام زبانیں جانتے والے افراد پر بلا شرکت و غیرے حکومت کرتا ہے۔ جس کے احکام کی تعمیل کو افراد مذکورہ بالا اپنی زندگی کا اولین فرض خیال کرتے ہیں۔
(الحکم جوہلی نمبر دسمبر ۱۹۶۹ء)

دب، مرزا بشیر الدین محمود احمد میں کام کرنے کی قوت حد سے زیادہ ہے۔ وہ ایک غیر معمولی شخصیت کے انسانی ہیں۔ وہ کئی لطفوں تک دو کاوش کے بغیر تقریر کرتے ہیں۔ ان کی تقریر میں بروائی اور معلومات زیادہ پائی جاتی ہیں۔ وہ بڑی بڑی ضخیم کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کو مل کر ان کے اخلاق کا گہرا اثر ملنے والوں پر ہوتا ہے۔ تنظیم کا ان میں موجود ہے وہ پچاس سال کی عمر میں کام کرنے کے لحاظ سے نوجوان معلوم ہوتے ہیں۔ وہ اردو زبان کے ایک بڑے سرپرست ہیں۔"

منکر احیاء پودری افضل حق

"جس قدر روپے امریکہ کی خالصتاً باقدمان خرچ کر رہے اور جو عظیم دماغ اس کی پشت پرستے وہ بڑا ہی بڑی سلطنت کو ہی بھرنی درجہ برہم کرنے کے لئے کافی ہے۔"

(اخبار "جماد" ۱۵ اگست ۱۹۶۵ء) پروفیسر اسٹینکو پینسلوانیا (امریکہ)

امریکہ کی ریاست پنسلوانیا کے وکیلین کالج میں جلسہ اور مذہب کے صدر پروفیسر اسٹینکو زید عنوان THE ANMAD IYA MOVEMENT IN ISLAM رقمطراز ہیں:۔۔۔

"آپ (حضرت مصلح موعودؑ) ناقلی ہمیشہ ہی سے ایک اولوالعزم بیڈ اور ذر خیز دماغ مصنف وایع ہوتے ہیں۔ اپنے والد کی طرح آپ کو بھی دعویٰ ہے کہ تعلق باللہ کے ایک خاص مقام پر فائز ہیں۔"

(ایسٹرن ورلڈ دسمبر ۱۹۶۱ء) موصوفہ حضرت خواجہ حسن نظامی

حضرت مصلح موعودؑ رضی اللہ عنہ کی قلبی تصویروں کھینچتے ہیں:۔۔۔
"اکثر بیاد رہتے ہیں مگر ہمارے ان کی عملی مستعدی میں رخصت نہیں ڈال سکتیں انہوں نے مخالفت کی آواز نہیں دی۔ اس اہلیان کے ساتھ کام کرنے کی معنی جو امر ذی کو ثابت کر دیا۔ اور یہ بظاہر کہ نفس ذات کار فرمائی کا خاصہ سلیقہ شقی ہے۔ سیاسی بھوکھا رکھتے ہیں اور نہ ہی عقل و فہم میں کمی تو حاشا اور جنگی سہز بھی جانتے ہیں یعنی بروائی اور قلبی جنگ کے ماہر ہیں۔"

(اخبار "عادل" دہلی ۲۲ اپریل ۱۹۶۳ء) اخبار "العراق" دمشق

زیر عنوان "مہدی قاد شوقی" رقمطراز ہے:۔۔۔

"ابھی آپ (حضرت مصلح موعودؑ) ناقلی کے دار خلافت (دو شاخہ - ناقص) میں تقریر لانے کی خبر شائع ہو رہی تھی کہ بہت سے علماء و فضلا آپ کے ساتھ دستگیر ہوئے اور آپ کی دعوت کے متعلق آپ سے مناظرہ اور مباحثہ کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں اپنی سب سے اور انہوں نے آپ کو بہت سے مسائل پیش کیے اور دلائل

شہریت البیرونی خدمت اور فلسفہ سے واقف شخص پایا۔
مخبر ۱۰۔ اگست ۱۹۲۲ء
پروفیسر سید عبدالقادر صاحب ایم اے

مارٹن ہسٹارٹیکل سوسائٹی اسلامیک کانگریس لاہور کے جلسہ منعقدہ ۱۹۱۹ء میں بحیثیت صدر حاضرین سے حضور رضی اللہ عنہ کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا:-

"حضرات عام طور پر قاعدہ ہوتا ہے کہ حرب کوئی صاحب نیچر کے لئے تشریف لائیں تو صدر انجمن حاضرین سے ان کا تعارف کر دیتا ہے۔ لیکن آج کے سلسلہ اس عزت اور شہرت اور اس پایہ کے انسان ہیں کہ شاید ہی کوئی صاحب نادار ہوں۔ آپ اس تنظیم انسان اور برگزیدہ انسان کے خلفہ ہیں جنہوں نے تمام دارہی دنیا اور باخصوص عیسائی عالم میں تہلکہ مچا دیا تھا۔"

(تأثرات قادیان صفحہ ۱۶۱)
"پھر اسی مجلس میں حضور رضی اللہ عنہ کے مولانا لارڈ لیکچر (لبنان) اسلام میں اختلافات کا آغاز کے اختتام پر پروفیسر صاحب موصوف نے فرمایا:-

حضرات میں نے کچھ تاریخ اور ان کی رقی گردانی کی ہے اور آج شام کو اس پرال میں آیا تو مجھے خیال تھا اسلامی تاریخ کا بہت سا حصہ مجھے ہی معلوم ہے اور اس پر میں اچھی طرح رائے زنی کر سکتا ہوں۔ لیکن اب جناب مرزا صاحب کی تقریر کے بعد معلوم ہونا ہے کہ میں ابھی طفل مکتب ہوں اور میری تعلیمت کی روشنی اور جناب مرزا صاحب کی علیحدت کی روشنی میں وہی نسبت ہے جو اس لیمپ (جو میز پر تھا) کی روشنی کو اس بجلی کے لیمپ (جو اوپر آویزاں تھا) سے ہے۔"

حضرات جس فصاحت اور علیحدت سے جناب مرزا صاحب نے اسلامی تاریخ کے ایک نہایت مشکل باب پر روشنی ڈالی ہے وہ انہیں کا حصہ ہے اور یہاں بہت کم لوگ ایسے ادق و بیان کر سکیں گے۔ خیالی میں لاہور میں بھی ایسا کوئی شخص نہیں ہے۔۔۔۔ میں خواہش کرتا ہوں کہ ایسے قابل انسان ہماری سوسائٹی میں ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسی زبردست تعلیمت اور شخصیت کا انسان ہماری سوسائٹی کا ممبر بن جائے تو سوسائٹی کو چار چاند لگا جائیں گے۔"

(الفضل ۸۔ مارچ ۱۹۱۹ء صفحہ ۵)
ازبک جلسہ ایس۔ اے۔ رحمن

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مینار ڈھال لاہور میں موجودہ حالات میں عالم اسلام کی حیثیت اور اس کا مستقبل کے موضوع پر حضرت مصلح موعود کے بلیٹ از روز خطاب کے اختتام پر صدر جلسہ انجمن ایس۔ اے۔ رحمن نے فرمایا:-

"میں احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کا شکر گزار ہوں کہ جس نے اس فاضلانہ تقریر کے سننے کا مجھے موقعہ بھیجا۔ جناب مرزا صاحب نے مجھ سے اس وقت سے بہت وسیع مضمون بیان فرمایا ہے اور اس کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ سننے جو تقریر یا تبادلہ خیال فرمائی ہیں وہ نہایت ہی قابل قدر ہیں۔ ہمیں ان پر سیدھی سے غور کرنے اور ان پر عمل کرنی کوشش کرنی چاہیے۔"

(الفضل ۱۲۔ دسمبر ۱۹۷۸ء)

ملک فیروز خان نون

اسی نوع کی ایک تقریر میں حضرت مصلح موعود کا ایک مہکتا ہوا خطاب سماعت کرنے کے بعد صدر جلسہ ملک فیروز خان نون نے فرمایا:-

"حضرت صاحب کے دماغ کے اندر علم کا ایک سمندر موجزن ہے۔ انہوں نے تھوڑے سے وقت میں بہت کچھ بتایا ہے اور نہایت فاضلانہ طریق سے مضمون پر روشنی ڈالی ہے۔"

(الفضل ۹۔ دسمبر ۱۹۷۸ء)

مولانا محمد علی جوہر

"ناستکری ہوئی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں۔ جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاست میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم تبلیغ و ترویج میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں اور وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سوا اور اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان انشاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبد میں بیٹھ کر خدمت اسلام کے بلند بانگ دور باطنی بیج و عادی کے خاکہ میں مشعل راہ ثابت ہوگا۔"

(اخبار سدر دہلی مورخہ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۷۶ء)

اخبار مشرق گورکھپور

جناب امام صاحب جماعت احمدیہ کے

احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں۔ آپ ہی کی تقریر سے "دوران" پر مقدمہ چلایا گیا۔ آپ کی جماعت نے "ٹولڈ" رسول کے معاملہ کو آگے بڑھایا۔ صرف دشمنی اور جیل جاننے سے خوف نہ کھایا۔ آپ ہی کے پمفلٹ نے جناب گورکھ صاحب بہادر کو عدل و انصاف کی طرف مائل کیا۔۔۔۔۔ اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں کے ہیں سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریز یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ صرف ایک احمدی جماعت ہے جو فرقہ ادنیٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی زیادہ جمیعت سے مرعوب نہیں اور خاص اسلامی کام سرانجام دے رہی ہے۔"

(مشرق ۲۲۔ ستمبر ۱۹۲۶ء)

اخبار زفرم

موجودہ حالات میں خلیفہ صاحب حضرت مصلح موعود۔ نائل نے مرزا اور حجاز مقدس کے لئے دوسری جنگ عظیم کے دوران ارض مقدس اور مہر کو اس وقت سے دور رکھنے کے لئے۔ نائل، اسلامی غیرت کا جو ثبوت دیا ہے وہ یقیناً قابل قدر ہے اور انہوں نے اس غیرت کا اظہار کر کے مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی ہے۔"

(زفرم ۱۹۔ جولائی ۱۹۲۳ء)

خان بہادر سمر عبدالقادر بھیر سٹریٹ لاہور

"مجھے جماعت احمدیہ کے ساتھ مسلمانوں کے عام مفاد کے سلسلہ میں تعلقات کا موقع ملتا رہا ہے۔ مسلمانوں کی عام بہبودی اور ترقی کے سوال سے آپ (حضرت مصلح موعود)۔ نائل، کی گہری دلچسپی کا میرے دل پر بھاری اثر ہے۔"

(الحکم جوبلی نمبر دسمبر ۱۹۲۹ء)

علامہ نیاز فتح پوری

تقریر کمر جلد سوم آج کل میرے سامنے ہے۔ اور میں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس سے شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیاز ادنیٰ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تقریر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تقریر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا ہے۔ آپ کی توجہ علی، آپ کی وسعت نظر آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔ اور مجھے انوکھی سی ہے کہ میں کیوں اس وقت تک اس سے بے خبر رہا۔ کاش کہ میں اس کی تمام حدیں

دیکھ سکتا۔ کل سورہ ہود کی تفسیر میں حضرت لوطؑ پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی بھڑک گیا۔ اور بے اختیار یہ خطا لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ آپ نے فہولاء بنائی تھی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے۔ اس کی داد دینا میرے اختیار میں نہیں۔"

(الفرقان تقریر نمبر دسمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۷۷)

اختیار تنظیم "شاد"

ہمارے ایسے تاثرات یہ ہیں کہ حضرت مرزا بشیر الدین صاحب مجھ کو احمد ایک بچے محمدی مسلمان ہیں۔ ان کے دلی میں اسلام کے لئے قرب اور شہادت ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ مسلمان خدا کی روشنی قرآن کو مضبوطی سے پکڑیں اور ایک ہو جائیں۔۔۔۔۔ ہم نے خود پانچ مذہب حضرت بشیر الدین صاحب محمد احمد سے ملاقات کی۔ انہیں یہ معلوم تھا کہ یہ میرا مرید نہیں ہے۔ انہیں معلوم تھا کہ جماعت سے وابستگان کے سلسلہ میں اس کا نام نہیں ہے لیکن انہوں نے جن خیالات کا اظہار فرمایا اس میں اسلام اور دینی محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے کئی تراب ایسی عقیدت اور سچی راہنمائی کے آثار نظر آ رہے تھے۔"

(۲۔ جنوری ۱۹۵۶ء)

ہفت روزہ "روشنی" سرینگر

حضرت مصلح موعود کی وفات حضرت آیات پر ایسے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے رقمطراز ہے:-

آپ حضرت مرزا غلام احمد مجدد و مجددی چہار دم کے فرزند تھے اور ایک جید عالم اور مفکر تھے۔ تقریر کرنے میں شاید ہی کوئی آپ کا ثانی تھا۔ یہاں تک کہ اسلام کا اقتصاد نظام اور اسلام کا نظام نو جیسے دقیق موضوعات پر ایک ایک ہی صبرت میں جو تقاریر ہوتیں وہ کفایتی صورت میں شائع ہو کر مقبولی عام ہو چکی ہیں آپ کے عالم و فاضل ہونیکا اندازہ اس امر سے ہوتی لگا جا سکتا ہے کہ انٹرنیشنل گورنمنٹ آف جنس سر فخر اللہ خاں صاحب بھی آپ کے مریدوں میں ہیں اور ان ہی کے الفاظ میں آپ کی ذات صفات حنیفہ کا ایک ایسا مجموعہ پیش کرتی ہے جس کا ایک شخص کے وجود میں پایا جانا بہت نادر بات ہے۔"

(مخبر ۱۰۔ نومبر ۱۹۶۵ء)

مولانا عبدالملک صاحب دہلی

میں حیثیت سے قرآن حقائق و معارف کی جو تشریح، تبیین و ترجمانی کرتے ہیں اس میں جہد و معازرت ہے۔ (مشرق جوبلی نمبر ۱۹۷۶ء)

تیرا نام صفحہ زمین سے بھی نہیں اٹھے گا

از: مولانا محمد امجد علی خورشید احمد صاحب پرجا کر قادیان

پیشگوئی "مصلح موعود" ایک طویل اور ستار آسانی نشانات کی حامل پیشگوئی ہے جس کی مندرجہ ذیل صرف ایک شق میں ہی کتبہ بالشان خارق عادت نشانات موجود ہیں۔

"تیرا نام صفحہ زمین سے بھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ وہ لوگ جو تیری ذات کی فکر میں گئے ہوئے ہیں میرے ناکام رہنے کے در پر ہیں اور تیرے نابود رکھنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نارسائی میں رہیں گے۔"

زائستبار ۲۲ ذی قعدہ ۱۹۸۶ء آئیے ذیل کی سطروں میں ان عظیم الشان نشانات آسانی کا سرسری جائزہ لیں۔

اولے: صفحہ زمین سے تیرا نمبرہ زمین لی جائے تو مطلب واضح ہے کہ زمین سے احمدیت اور باقی احمدیت کا تقدس نام کبھی نہیں اٹھے گا۔ جبکہ آپ کے تقدس نام کو مٹانے اور نابود کرنے کے لئے اجتماعی اور سرکاری ہر سطح پر کوششیں کی جائیں گی چنانچہ خدا تعالیٰ کے اس قول کی شہادت خود اس کا فعل دیتا چلا آ رہا ہے۔ پندت ٹیکرام۔ شری کنج لال المعروف رب قادیان سعد اللہ لدھیانوی۔ ام بیکن سیج ڈوی میٹر انجمن محمد حسین ناوی۔ بیرونی تراء اللہ امرتسری فرم نے آپ کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فرنگذات نہ کیا ان کی پشت پر وہ ساری قومیں جن کے یہ لیدر تھے لیکن یہ سارے کے سارے پر گواہی دیتے ہوئے دنیا سے ناکام گزر گئے کہ۔

"کاذب صادق کی طرح کبھی خدا کے حضور عزت نہیں پاتا۔"

وکلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۸۵

دوم: "صفحہ زمین سے تیرا قادیان پنجاب میں ہے جس سے اس کلام الہی کا ایک منشاء یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قادیان سے حضرت سیج موعود علیہ السلام کا نام اور آپ کی تقدس جماعت کا وجود کبھی اور کسی زبان سے نہیں اٹھے گا خواہ پنجاب تقسیم در تقسیم ہوتا چلا جائے کیونکہ قادیان پنجاب کو خدا تعالیٰ نے برکت دی ہے اور یہ ایک انجن کا ہمیشہ مقام رہے گا۔"

(الوصیت ص ۲)

حضرت سیج موعود علیہ السلام کی بعض تصانیف میں قادیان کو پنجاب الہند لکھا گیا ہے (الاستفاد طبعیت فی مطبع انگلین فی قادیان پنجاب الہند ص ۲۵) اور ہماری روزانہ کی پنجابی بول چال میں قادیان کو قادیان کہا جاتا ہے گویا قادیان پنجاب یا قادیان پنجاب ایک ہی نام کا نام ہے اور یہ وہ بستی ہے جو ہمیشہ پنجاب الہند میں رہے گی۔

قرآن مجید اور کتب حضرت سیج موعود علیہ السلام میں علم اجد کی رو سے بعض حیرت انگیز نشانات بھی ملتے ہیں جو اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے ہیں اس علم کی رو سے الہام الہی "صفحہ زمین" سے حللی طور پر قادیان پنجاب یا قادیان پنجاب مراد ہے تفصیل ملاحظہ ہو۔

صفحہ زمین:۔

ص۔ ف۔ ح۔ ج۔ د۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔

قادیان پنجاب:۔

ق۔ ا۔ د۔ ی۔ ن۔ ف۔ ن۔ ج۔ ا۔ ب۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔

مصنف "برہین الحقیہ" نے اپنی ساری قوم کی نمائندگی کرتے ہوئے بزم خود "رف بحرف ندا کے حکم سے کھا کر۔"

"آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی نہایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی خدا کہتا ہے چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ کچھ نہ گرا رہے گا پھر معدوم محض ہو جائے گا۔"

(وکلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۸-۴۹۹ء مطبوعہ ۱۸ مارچ ۱۹۸۶ء)

اسی طرح مجلس احرار اور اس کے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے حکومت برطانیہ کی پست پنہائی میں برتسلی آریہ معاوی کے کہ۔

"ہمیں خدا کی ہر بانی پر پورا بھروسہ ہے کہ احرار کا وسیع نظام باوجود مالی مشکلات کے اس برس کے اندر اندر اس نکتہ کو ختم کر کے چھوڑے گا۔"

(خطبات احرار ص ۲)

نیز۔

۱۔ مراثیت کے مقابلے کے لئے بہت سے لوگ اٹھے مگر خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میر سے اکتوں سے تباہ ہو۔

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری) مگر خدا نے قادر و توانا نے اپنے وعدہ کے مطابق ہر موقع پر جماعت احمدیہ اور اس کے بانی کی حفاظت فرمائی اور تمام مخالفین ناکام رہے جس کا اعتراف خود انہیں ان الفاظ میں کرنا پڑا کہ۔

"حجۃ الاسلام حضرت علامہ اذہر شاہ صاحب کاشمیری حضرت پیر علی شاہ صاحب گولڑی اور حضرت مولانا شاد اللہ صاحب امرتسری فرمیں رحیم اللہ کے علی السلف فرمائی کی اس کا شتہ داشتہ نبوت کو موت کے گھاٹ نہ اتار سکے۔"

(آزاد ۳۰ اپریل ۱۹۵۱ء ص ۱۰)

"ہم اس تلخ زبانی پر مجبور ہیں کہ ان اکابرین کی تمام کوششوں کے باوجود قادیان جماعت میں اضافہ ہوا ہے"

(المنبر ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء دہلائیور)

پس مخالفین کی ناکامی اور احمدیت کی ترقی کا یہ وہ عظیم الشان نشان ہے جو "صفحہ زمین" کے الفاظ میں منفر ہے۔

سوم:۔ پیشگوئی مذکورہ کی صداقت کے اثبات کے لئے فروری ہے کہ آپ کی ذریت میں سے کوئی نہ کوئی فرد اور آپ کی جماعت کے کچھ نہ کچھ لوگ ہمیشہ "صفحہ زمین" یعنی قادیان میں موجود رہیں اور یہی خدا تعالیٰ کا فعل ہے کہ ۱۹۴۷ء کے فونی دور سے آج تک حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ایک پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا دیم احمد صاحب اور آپ کے نکھال میں سے ان کی اہلیہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ مع چچکان دیگر درویشان کے ساتھ قادیان میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور اس طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کے نسب و صحر دونوں خاندانوں کی اولاد اور آپ کی جماعت کے افراد ہر لمحہ قادیان میں موجود رہے ہیں۔

چهارم:۔ پیشگوئی مصلح موعود کی مذکورہ

بالاسن میں اس امر کی وضاحت بھی موجود ہے کہ ۱۔ بہت سے لوگ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ذات کے خاتمہ اور آپ کی ذریت کے منقطع ہو جانے کے متمنی اور کوشش کر رہے تھے لیکن ۲۔ حضور اقدس کے مقابلے میں اگر خود ہی منقطع النسل ہونے کی حالت میں دنیا سے ناپاؤ چلے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت موجود ہے کہ پندت ٹیکرام اولاد جیسی نعمت سے محروم رہے شہری کنج لال المعروف رب قادیان کے دونوں نوزادوں کے ان کے ساشنے داغ مغافرت دے گئے۔ سید اللہ لدھیانوی کا انجام ابتری کی حالت میں ہوا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری حضرتوں اور ناکامیوں کا بوجھ اٹھائے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

پنجم:۔ اس عبارت میں تمام ضامن مزج کی استعمال ہوئی ہیں جو اشارہ کر رہی ہیں کہ کچھ لوگ منقطع طریق سے حضرت اقدس کے روحانی مشن کو ناکام بنانے کے غرض سے احمدیت پر حملہ آور ہوئے اور ایسے حالات پیدا کریں گے کہ جن کے نظر گمان غالب ہیں ہوگا کہ حضور اقدس کا مشن مشن اور احمدیت جلد ہی صفحہ ہستی سے مٹ جائے گی چنانچہ احرار نے ۱۹۶۳ء میں بہت بڑے پیمانے پر ایک مضبوط اور منظم تحریک احمدیت کو مٹا دینے کے لئے چلائی اور بڑے طعناں سے اعلان کیا کہ "سیج کی بھڑو اتم سے کسی کا ٹکاؤ نہیں ہوا جس سے اب اسلہ پڑا ہے وہ مجلس احرار ہے اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔"

(تقریر سید عطاء اللہ شاہ بخاری ۱۹۶۳ء بر موقع تبلیغی احرار کانفرنس قادیان)

اسی طرح ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں احمدیت کو نابود کرنے کے لئے تحفظ قلم نوب کے نام پر احمدیوں کے خون سے ہونی کھلی گئی۔ سحران بردو بھانگ اور خضر ناک اور دار میں خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کا ایفاء کیا بلفعل تعالیٰ احمدیت قادیان اور صفحہ زمین پر پروان چڑھتی چلی گئی اور مجلس احرار قلعہ پارینہ ہو کر ہمیشہ کے لئے اپنی موت آپ مر گئی۔

پھر ۱۹۴۷ء کے مولانا کے اور فونی دور نے برصغیر ہند میں ایک قیامت برپا کی یہ ایک ایسا دور تھا کہ اگر خدا تعالیٰ نے قادیان کی حفاظت کا وعدہ نہ کیا ہوتا تو لاریب قادیان اور قادیان سے سیج علیہ السلام کا نام کبھی کا مٹ چکا ہوتا۔ مگر ایسے ہولناک دور میں بھی:۔

(باقی صفحہ پر)

حضرت مصلح موعودؑ تقویٰ کی بارگاہوں پر

از مکرم سید رشید احمد صاحب بی اے سونگھڑ (راولپنڈی)

ایک صحابی یا شاہینا تابعی سے کسی نے سوال کیا۔ کیا آپ تقویٰ کی تعریف کر سکتے ہیں انہوں نے فرمایا **تقویٰ** اس کا نام ہے کہ انسان ایسے رستہ پر چلے رہا ہو جہاں ظاہر و باطن کاٹھے ہوں اور اس نے ڈھیلا ڈھالا خبیثہ پہن رکھا ہو۔ پھر وہ دامن بچا کر نکل جائے۔

(خطبہ جمعہ حضرت مصلح موعودؑ فرمودہ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء)

اس اصل کے تحت حضرت مصلح موعودؑ کی میرت کا مطالعہ کرنا بھی موجب تطویل ہے۔ شتے نمونہ از خوارے کے طور پر چند واقعات درج ذیل کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں

(۱) مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب اور سابق

پرائیویٹ سیکریٹری کا بیان ہے کہ سیدنا

حضرت مصلح موعودؑ نے ایک مرتبہ ایک بچے کو ذاتی کام ارشاد فرمایا جس کے لئے کچھ نامہ لے کر اپنا پڑا تھا۔ بچہ میرے پاس آیا دفتر میں

لوگوں کے وقف کردہ سائیکل بھی تھے

انہوں نے حضورؑ کے فروری کام کا ذکر کیا جس

ایک سائیکل اسے دے دیا وہ فوراً

اس سائیکل پر گیا اور کام کر کے سائیکل

واپس لے دیا اور حضورؑ کی خدمت میں

بہرٹ کر دی۔ حضور نے اس سے دریافت

فرمایا تم اتنی جلدی کیسے یہ کام کر کے آگئے

جبکہ اس کام کے لئے اس قدر فاصلہ

طے کرنا پڑتا تھا اس نے بلا تکلف کہا کہ

دفتر تحریک جدید سے سائیکل لے لیا

تھا اس لئے تبدیل جانے کی بجائے۔

سائیکل پر جانے کی وجہ سے جلدی کام

کر کے واپس آ گیا حضور نے مجھ سے جواب

طلبی فرمائی خاکسار نے عرض کر دیا کہ اس

نے حضور کے کام کا ذکر کیا تھا اس لئے

دست کا سائیکل دے دیا گیا۔ حضور نے

ذرا کیا کہ ذاتی کام کے لئے سائیکل دینا

درست نہ تھا۔

مانگنے کو پسند نہیں کرتے حضور نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ان کی دکان پر جا کر جو نام استعمال ہوئے والی روایں ان کے پاس تیار شدہ موجود ہوں اور فرختہ نہ ہوتی ہوں وہ $\frac{1}{2}$ روپے کی خرید لو ان کے بتائے ہوئے نرخ کے متعلق ان سے کسی رعایت کا مطالبہ نہ کیا جائے اس طرح سے کسی حد تک ان کی ادراہ ہو جائے گی اور ان کو اندازہ احساس بھی نہ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اس سے اس طرح پر خفیہ احسان فرمایا کہ ان کو اپنے محسن کا پورے طور پر علم بھی نہ ہونے دیا۔

(مجلتہ الجامعہ ربوہ شمارہ ۱۶۲-۱۶۵)

(۲) محترم صاحبزادہ مزار رفیق احمد صاحب

کی روایت ہے کہ قادیان سے چند کوس دور

ایک گاؤں میں شہسور ہو گیا کہ رات کو جن

آتا ہے ایک دن گاؤں کے اندر جمع ہوئے

اور جن کا ذکر ہوا تو ایک لمبا ترنگا سکھ کہنے لگا

کہ میں اس جن کو پکڑ لوں گا رات بھگی جا رہی

تھی اور جھاڑیوں کی ادٹ میں وہ کڑیل سکھ

چھپا جن کا انتظار کر رہا تھا اتنے میں اس

نے دیکھا کہ رات کے اندھیرے میں ایک بیولا

سا اُٹھ رہا، جب شکل و صورت نمایاں ہوئی تو

دیکھا کہ یہ بشیر الدین محمود احمد تھے جو ایک ہاتھ

میں لالین اور دوسرے میں جائے نماز بچھے

ہوئے تھے آپ نے جائے نماز بچھائی تو

وہ سکھ دوڑتا ہوا آیا اور اس کے قدموں

میں جاگرا اس نے سارا واقعہ بتایا آپ نے

اس سے کہا کہ وعدہ کرو کہ کسی کو یہ نہ بتاؤ گے

مگر اس آئندہ سے اپنی جگہ تبدیل کر لوں گا۔

(ملت کا فدائی مطبوعہ سلطان القلم

ایکڈمی راولپنڈی ص ۱۱۱)

(۳) محرم مزار عبدالحی صاحب ایڈووکیٹ

پوری نیاز مندی کے ساتھ بیٹھے ہیں یہ چھوٹی سی بات ہے لیکن ولی کیفیت کی آئینہ دار اسی طرح میں نے آپ کے چہرہ پر ہمیشہ عجز دیکھا اگرچہ انتظامی معاملات میں آپ کو سختی بھی کرنی پڑتی

(ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر ۱۹۶۲ء ص ۱۲۲-۱۲۴)

(۴) مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی کہتے ہیں کہ قیام ربوہ کے ابتدائی دنوں میں ایک مرتبہ پر حضور ربوہ تشریف لائے دوپہر کے وقت جب حضور کی خدمت میں کھانا

پیش کیا گیا تو حضور نے فرمایا کہ کیا یہی کھانا ربوہ کے ساکنین کو دیا گیا ہے تو منتظرین نے

بتایا کہ دوپہر کے وقت رات اور شام کو گوشت دیا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے بھی وال

دی جائے جس کی فوراً تعمیل کی گئی اور ہم نے

دیکھا کہ آپ نے گوشت والی پلیٹ کو چھوڑا

تنگ نہیں اور روٹی وال سے ہی کھائی

(مجلتہ الجامعہ ربوہ شمارہ ۱۶۱ ص ۱۶۱)

(۵) محرم پردیس بشارت الرحمن صاحب

ایم لے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ پر

"بکرہ راؤنڈ پر حضور سیر کر رہے تھے کہ

اخروٹ بیچنے والے پہاڑی لوگ پاس

سے گزرے میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا

کہ کچھ اخروٹ لوں حضور سمجھ گئے کہ یہ اخروٹ

لینا چاہتا ہے فرمایا بشارت اخروٹ لو

گے؟ خاکسار نے عرض کیا کہ جی حضور۔ فوراً

داملٹ کی جیب سے ریزنگاری نکالی اور

مجھے اور ساتھ بعض بچوں کو اخروٹ لے لے

جن سے ہماری جیبیں بھر گئیں۔ میں نے

ایک طرف ہٹ کر ایک پتھر پر کچھ اخروٹ

فرزای توڑے اور ان کی گری نکالی اور

ہتھیلی پر رکھ کر لے آیا اور حضور کے سامنے

کی کہ حضور کھائیں۔ حضور نے مجھے گھور کر

دیکھا اور فرمایا۔ میں اس طرح باہر چلیں

نہیں کھایا کرتا تم کھاؤ مجھے اپنی اس گستاخی

پر پھر بڑی شرمندگی ہوئی کہ یہ حرکت کیوں

کی۔"

(ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر ۱۹۶۲ء ص ۱۲۳)

(۶) حضرت میرہ جہاں صاحبہ مدظلہا العالی کا بیان ہے کہ ڈہلوی کا واقعہ ہے کہ آپ میز پر کھانا کھانے کے لئے تشریف لائے تو ڈہلوی دیر میں کیا دیکھتی ہوں کہ آپ میز سے بغیر کھانا کھائے اپنے کوزے میں چلے گئے میں کچھ سمجھ نہ سکی کہ آپ کی ناراضگی کی

وجہ کیا ہے؟ مجھے حیران تھے اب پھر تمام دن فاقہ میں رہیں گے اور کام کی اس قدر بھومار ہے کہیں آپ کو ضعف ہو جائے آخر میرے پرچھے پر حضرت بڑی آیا جان (یعنی حضرت ام نامرہ جو حضور کی سب سے بڑی حم حقین خور اللہ عز و قد ہا ناقل) نے بتایا کہ حضرت اقدس نے اپنے کمرے میں جا کر چٹ بھوائی ہے کہ میں نے تحریک جدید کے ماتحت لڈکا ہوا ہے کہ میز پر صرف ایک ڈش ہوا کرے آج میں نے ایک کے بجائے تین ڈش دیکھے ہیں ایسا کیوں ہے میں کھانا مرگزا نہیں کھاؤں گا۔

(الفضل ۲۶ مارچ ۱۹۶۶ء ص ۱)

(۸) حضرت مصلح موعودؑ کے خلیفہ راشد کے منصب پر فائز ہونے کی وجہ سے صدر اشرف

کی طرف سے بجا ضرورت کے پیشی نظر

پہریدار مقرر کیا گیا تھا اندرون خانہ کے

تعلق صاحبزادہ مزار رفیق احمد صاحب کی

روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نماز پڑھانے

جا رہے تھے تو ڈیوڑھی میں دیکھا کہ پیرے

پر متعین ایک شخص جو قی پالش کر رہا ہے

آپ نے پوچھا کہ کس کی جوتی ہے؟ اس نے

کہا کہ پتہ نہیں اندر سے کسی بی بی کی آئی ہے

آپ نے وہ جوتی اس سے لے لی اور اندر

آئے اور ہر ایک سے پوچھا کہ یہ جوتی کس

کی ہے راز سے خوف کے سبب خاموشی

تھے آخر آپ نے غصہ سے پوچھا کہ تاتے

کیوں نہیں آخر حکومت ڈرنا اور چھوٹی ہمشیرہ

بولی کہ میری ہے اباجان حضور نے فرمایا

کہ دیکھو! انجن پہریدار کی تنخواہ میرے

لئے دیتی ہے تمہارے لئے نہیں اگر تم نے

جوتی پالش کرانا ہو اور خود نہ کر سکتی ہو

تو مجھے دے دیا کرو جی پالش کر دیا کروں

گاپہریدار یا انجن کا کوئی ملازم میرا ذاتی ملازم

نہیں۔

(ملت کا فدائی ص ۱۱۱ مطبوعہ

سلطان القلم ایکڈمی راولپنڈی -)

(۹) حضرت مصلح موعودؑ کی ایک دختر (یعنی خیر

بیگم صاحبہ سید پیر داؤد احمد صاحب مرحوم ناقل) فرماتی ہیں کہ ۱۹۵۷ء کی بات ہے حضرت اباجان یعنی سیدنا مصلح موعودؑ نخل میں تقیم تھے ہم لوگ بھی ان دنوں وہیں مقیم تھے میرے چچا سید قمر سلیمان احمد صاحب سے بی بی کہنے میں جس کی عمر اس وقت تین سال تھی باہر

بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تھوڑی دیر میں بچوں کا شور بلند ہوا اور بی بی روتا ہوا اندر داخل ہوا اور بچوں کی نظار اس کا مذاق اڑاتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے داخل ہوئی حضور صحن میں زمین پر تشریف فرما تھے (باقی ص ۱۱۱ پر)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پاکیزہ بچپن

از سرگرم سید انوار الدین احمد صاحب بی۔ کے سواگرم ازبک

مشہور ضرب المثل ہے "ہونہار بروا کے چلنے چلنے پات"۔ جب ہم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس زندگی کے مختلف ادوار پر نظر ڈالیں تو ان میں آپ کی مبارک زندگی کا وہ حصہ بھی نمایاں خصوصیات کا حامل نظر آتا ہے۔ جو عموماً زیادہ اہم نہیں سمجھا جاتا۔ میری عمر آپ کی حیات طیبہ کے اُس حصہ سے ہے جب کہ آپ دیگر بچوں کی طرح محض ایک "بچہ" خیال کئے جاتے تھے۔ لیکن اس دور میں ہی آپ کے پاکیزہ خیالات، بلند اخلاق اور بہترین اوصاف و کمالات یقیناً دنیا کے تمام دوسرے بچوں سے ممتاز تھے چنانچہ آپ کے چہرے کا قریب سے مشاہدہ کرنے والے بالغ نظر افراد نے آپ کی سیرت کے اس پہلو سے متعلق جو شہادتیں دیکھی ہیں ان میں سے چند شہادتیں ملاحظہ کیجئے۔



حضرت موعود رضی اللہ عنہ صاحب سیالکوٹی قریر فرماتے ہیں کہ محمود کوئی تین برس کا سوگا آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام - ناسخ) لدھیانہ میں تھے میں بھی وہیں تھا گرمی کا موسم تھا مردانہ اور زنانہ میں ایک دیوار حائل تھی۔ آدھی رات کا وقت ہوگا۔ جو میں جاگا۔ اور مجھے محمود کے رونے کی آواز آئی۔ حضرت اسے گود میں سے پھرتے تھے اور وہ کسی طرح چپ نہیں ہوتا تھا۔ آخر آپ نے کہا۔ دیکھ محمود کھانا ہے۔ بچہ نے نئے مشعلہ کی طرف دیکھا اور زرا چپ ہوا پھر وہی رونا اور چلانا یہ کہنا شروع کر دیا "ابا تارے جانا" یعنی ابھی ستارے پر جاؤں گا۔ کیا بچہ مزہ آیا اور پیار معلوم ہوا آپ کا اسے ساتھ میں لے کر گھر لے کر آیا یہ اچھا ہوا۔ ہم نے تو ایک ماہ نکالی تھی اس نے اس میں بھی اپنی ضد کی تار نکالی" (سیرۃ مسیح موعود ص ۲۱-۲۲) اس کے بعد بچے کے تارے۔ پر جانے کی تیار ہوئے۔



حضرت حافظ سید مختار احمد شاہ جہا پوری کا بیان ہے کہ جب حضور کی عمر چار پانچ سال کے درمیان ہوگی اس زمانہ میں آپ نے ان صاحب "یا میاں محمود کہلا تے تھے چہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے

تھے۔ میں آپ کو دیکھ ہی رہا تھا کہ سیدنا و مولانا حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اگرچہ آنجناب زمین پر گدوں بیٹھنے کو پسند نہیں فرماتے۔ مگر تاہم میاں صاحب کے قریب پہنچ کر گدوں زمین پر بیٹھ گئے اور آپ کو اپنے ہاتھوں کے حلقہ میں لے لیا۔ اور بڑی محبت کی نظروں سے آپ کو دیکھتے ہوئے پیار کے لہجہ میں فرمایا "میاں آپ کھیل رہے ہیں" میاں نے معصومانہ نظروں سے حضرت مولانا صاحب کی طرف دیکھا اور جس لہجہ میں آپ سے سوال کیا گیا تھا بالکل اسی لہجہ میں بڑی تیزی سے جواب دیا کہ

"بڑے ہونگے تو یہ بھی کام کریں گے"

سیرت حضرت مولانا صاحب سے یہ جواب سن کر فرمایا کہ "خیال تو تمہارے بچوں کا بھی یہی ہے اور نور الدین کا بھی واللہ اعلم بالصواب یہاں یہی ہے سزا دیا ہے۔"

(تاریخ احمدیت جلد پنجم ص ۲۳)



ایک اور واقعہ خود حضرت مصلح موعود نے اس طرح فرمایا کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ رات کے وقت صحن میں سو رہے تھے کہ بادل زور شور سے گھر آئے اور بجلی نہایت زور سے کڑکی۔ وہ کڑک اس قدر شدید تھا کہ ہر شخص نے یہی سمجھا کہ گہرا بالکل اس کے پاس گری ہے۔ حضرت مسیح موعود

علیہ السلام جو صحن میں سو رہے تھے چار پائی سے اٹھ کر کمرے کی طرف جانے لگے۔ دروازہ کے قریب پہنچے کہ بجلی زور سے کڑکی۔ میں اُس وقت آپ کے پیچھے تھا۔ میں نے اُسی وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر آپ کے سر پر رند دیئے۔ اس خیال سے کہ اگر بجلی گرسے تو مجھ پر گرسے آپ پر نہ گرسے۔ اب یہ ایک جہالت کی بات تھی۔ بچلیاں جس خدا کے ہاتھ میں ہیں اس کا تعلق میری نسبت آپ سے زیادہ تھا۔ بلکہ آپ کے طفیل میں بھی بجلی سے بچ سکتا تھا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ

ہاتھوں سے بجلی کو نہیں روکا جاسکتا۔ مگر عشق کی وجہ سے مجھے ان باتوں میں سے کوئی یاد نہ رہی۔ محبت کے وفور کی وجہ سے یہ سب ایسی میری نظر سے اوچھل چکیں اور میں نے اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔" (الفضل اہر دہمیرہ ۲۵)



حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مہوت پر اپنے ذاتی ایمان کی نوعیت واضح کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ۔

میں علمی طور پر مبتلا ہوں کہ میں نے حضرت صاحب کو والد ہونے کا وجہ سے نہیں مانا تھا۔ بلکہ جب میں گیارہ سال کے قریب کا تھا تو میں نے قسم ادا کیا تھا کہ اگر میری تحقیقات میں وہ نعوذ باللہ نمونے نظر آتے ہیں گھر سے نکل جاؤں گا۔ مگر میں نے ان کی صداقت کو سمجھا اور میرا ایمان بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ جب آپ فوت ہوئے تو میرا ایمان اور بڑھ گیا۔"

(الفضل ۲۲ جون ۱۹۲۰ء بحوالہ سوانح فضل عمر سہ اول ص ۹۳)



بچپن کے دور میں آپ کے روحانی مجاہدہ سے متعلق صرف ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے حضرت شیخ غلام احمد صاحب نو مسلم رہا کا بیان ہے کہ

"ایک دفعہ میں نے ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گدڑوں کا۔ اور تہمتی میں اپنے موٹی سے جو چاہوں گا مانگوں گا۔ مگر جب میں مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص مسجد میں پرہا ہوا ہے اور انہارے سے دعا کر رہا ہے۔ اس کے اس الحاج کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا۔ اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا۔ اور میں بھی دعا میں جو ہو گیا۔ اور میں نے یہ دعا کی کہ یا الہی یہ شخص تیرے سے حضور جو کچھ چاہتا ہے۔ اس کو دیدے اور میں کھڑا کھڑا تنک نکالوں کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ یہ کون

ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے وہ دعویٰ میرے لئے سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں نور صاحب میں۔ میں نے اسلام علیکم کی اور معاف فرمایا اور پوچھا کہ میاں آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے یہی مانگا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں انکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھائے اور یہ لکھو آپ اللہ تشریف سے لے لیا۔"

(الحکم جو بلی نمبر جلد ۲ ص ۱۱ ص ۱۱)



اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کے عبادت آپ کے بچپن ہی سے مقبول تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کو بچپن ہی میں ہی اللہ تعالیٰ کی رویت نصیب ہو چکی تھی چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ "مجھے آج تک تین اہم معاملات میں خدا تعالیٰ کی رویت حاصل ہوئی ہے پہلے پہل اُس وقت کہ ابھی میرا بچپن کا زمانہ تھا اس وقت یہی توجہ از دین کے سیکھنے اور دین کی خدمت کی طرف پھیر گیا اس وقت مجھے خدا نظر آیا اور مجھے تمام نظارہ مشرور و شہاد کا دکھلایا گیا۔ یہ میری زندگی میں بہت بڑا انقلاب تھا۔"

(الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۲۰ء بحوالہ سوانح فضل عمر ص ۱۱)



حضرت مصلح موعود کے بچپن کے حالات کو گہرا نظر سے مطالعہ کرنے والے ایک بزرگ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی گواہی کہ "میرا فرستادہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بچپن ہی میں اس امر کو سمجھنے سے تھے کہ یہ وجود باوجود نہایت عظیم الشان مراتب حاصل کرنے والا اور روحانیت کے اعلیٰ مقام پر پہنچنے والا ہے حضرت استاذی الملکیم خلیفۃ اولیٰ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے زمانہ میں جب کہ عابد اخبار سب سے آگے تھے۔ ایک دن دفتر اخبار بدر میں بیٹھتے ہوئے چند دوست بائیں کمرے سے تھے۔ حضرت عرفانی کبیر شیخ یعقوب علی صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں جو لطف خداوند نہ رہا تو بے اختیار میرے منہ سے نکلا کہ جب میرا صاحب خلیفہ موعود کے تو پھر وہی لطف حاصل ہونے لگے گا۔ حضرت عرفانی صاحب کا اشارہ اُس وقت ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تھا جو حضرت مسیح موعود کی زندگی میں (باقی صفحہ پر)

لجنہ اموالہ اللہ حیدرآباد سے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اموالہ اللہ کونہ کا

بصیرت افروز خطاب

محترمہ سیدہ امۃ القدوسؓ کی صاحبہ صدر لجنہ اموالہ اللہ کونہ قادیان کی حیدرآباد میں تشریف آوری پر آپ کی زیر صدارت ایک منگانی تریقی اجلاس مورخہ ۱۱ کو بوقت گیارہ بجے منع اہلیہ لیکچر ہال میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی کاروائی محترمہ صالحہ نسرتین صاحبہ کی تلافی قرآن مجید اور محترمہ بشری مبارکہ صاحبہ کی نظم خوانی سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ کی کلیدی تقریر کی گئی۔ بعد میں مقامی لجنہ محترمہ اعظم النساء صاحبہ نے آپ کی ندامت میں سپاس نامہ پیش کیا جس میں محترمہ سیدہ موصوفہ کو اہلا وسہلا مرحبا کہتے ہوئے بتایا کہ پارٹیشن کے بعد سے بھارت کی لجنات نے جو ترقی کی ہے وہ محض آپ کی بہترین نگرانی اور قیادت کا نتیجہ ہے۔ آپ بیمار بھی رہیں اور مصروف کار بھی مگر کسی بھی لمحہ سلسلہ کی خدمت سے انحراف کیا۔ آپ کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ آپ لجنہ کی ہر ممبر کی حوصلہ افزائی فرماتی ہیں۔ جزا اللہ لہا خیراً اللہ تعالیٰ ہمارے ہر ممبر پر ایسا ہی عمل فرمائے اور ترقی کا ملکہ عطا فرمائے۔ اور ہمیں آپ کی قیادت میں امن رنگ میں دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے آمین۔

اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اموالہ اللہ کونہ قادیان نے بہنوں سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اس نے ہم کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم بڑھ رہی ہیں صدی بھری میں داخل ہو چکے ہیں جو غلبہ اسلام کی صدی ہے آپ نے بہنوں کو نصیحت فرمائی کہ قرآن مجید پڑھیں اس کا ترجمہ سیکھیں اس کے سنہرے گوشے کو سمجھیں اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کریں آپ نے خطا با ہماری رکھنے سے فرمایا کہ خلیفہ وقت اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اموالہ اللہ کونہ ربوہ نے ہمیں بار بار اس کی جانب توجہ دلائی ہے کہ جماعت کی عورتیں بدرجہات کو بیزار ہو کر ترک کریں۔ شرک کی نام نہا ہوں کو ترک کر دیں۔ اور توحید خالص کی تعلیم پر کار بند رہیں اور جس پاکیزگی کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا تھی اسکو رائج کریں۔

پردہ کے تعلق سے محترمہ صدر موصوفہ نے فرمایا کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایده اللہ تعالیٰ نے سالانہ اجتماعات پر مستورات کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ عورتیں پردہ کی اہمیت کو سمجھیں اور پردہ اختیار کریں۔ اگر یہ پردہ کی سے پرہیز نہ کریں گی تو پھر ذہنی ترقی کی طرح اس کے یہ نتائج دیکھنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ چند دنوں سے فرمایا کہ ہمیں اپنے آپ کو بہت دعا مانگا میں مشغول رکھنا چاہیے اور لا الہ الا اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا چاہیے۔ آخر میں آپ نے مقامی لجنہ کی عہدیداران اور تمام ممبرات کو کچھ نصیحتیں فرمائی کہ اور اس دعا پر اپنی توجہ مرکوز کیا کہ خدا کو سب سے ہم سے زیادہ سزا دہن کی ہے اس سے ایک لمحہ بھی ترک کرنے والی نہ ہوں۔ بلکہ اسلامی احکام پر عین رنگ میں عمل کرنے والی ہوں۔ آئینہ انوار بعد دوران سالانہ ہفتہ کام کرنے والی عہدیداران کو مہر کی طرف سے اشارہ فرمادیں گی اور ساتھ ہی ان کی گھبرائی بھی کی گئی۔ بعد اسحاق لجنہ ونا صراحت میں کامیاب ہونے والی ممبرات کو اساتذہ تفسیر کی تحریک اسما طربت بناؤ اور ت کے اجتماعات میں قرأت نظم اور تقریری مقابلوں میں اقبال۔ دوم۔ سوم آنے والی بہنوں اور نا صراحت کو محترمہ سیدہ آپابان صاحبہ نے ازراہ شفقت اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کیے جزا اللہ تعالیٰ کے بجا نظر و دھرم کی غازیں جمع کر کے ادا کی گئیں۔ تمام ممبرات کو محترمہ آپابان صاحبہ کے ساتھ دوپہر کا کھانا تناول کرنے کا موقع ملا۔ کھانے کا انتظام لجنہ اموالہ اللہ حیدرآباد کی طرف سے کیا گیا۔ بعد ازاں تمام ممبرات کو باری باری محترمہ سیدہ آپابان صاحبہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ کل تعداد حاضرہ چار سو کے قریب تھی جس میں نا صراحت بھی شامل تھیں۔ خاکسار صدر لجنہ و جنرل سیکرٹری لجنہ حیدرآباد

ایک عظیم قومی معیار..... بقیہ صفحہ ۶

کو خوشگوار و مستحکم بنانے کے لئے ایک اہمیت کا حامل ہے۔ نیز جہاں اعتبار بھی اب آپ کے طریق کار کو اپنایا ہے۔ تاکہ سیاسی و ملکی حالات میں بہتری پیدا ہو۔ (۱۰) ایک روحانی قائد اور قومی معیار کے لئے ضروری ہے کہ وہ ذہین و فہیم ہو۔ اور اور علوم ظاہری و باطنی پر دسترس رکھنے والا ہو۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مصلح موعودؑ کی شخصیت گرامی ان اوصاف عیدہ سے متصف تھی۔ حضور رضی اللہ عنہ کے خطبات جمعہ۔ خطبات عیدین۔ خطبات نکاح۔ تقاریر جلسہ لائے طغریات جالس علم و عرفان۔ نصائیف۔ اور تفسیر کبیر و تفسیر معجز آپ کی عقل و دانش زبانیت و فہم اور علوم ظاہری و باطنی پر دسترس رکھنے کا ایک روشن ثبوت ہیں۔ مہربانہ اور دانش کے موقع پر حضور رضی اللہ عنہ کے خطبات و ارشادات اعتبار جماعت کی سرودقت رہنمائی کا باعث بنے اور جماعت نہ صرف اپنے مقصد میں کامیاب و کامران رہی۔ بلکہ اس کا ہر قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

پس مذکورہ بالا امور جن کا اختصار سے ذکر کیا گیا ہے۔ اس امر کو ثابت کرتے ہیں کہ میدان حضرت مصلح موعودؑ ایک زبردست روحانی قائد اور معمار تھے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اعتبار جماعت کو حضورؑ کے ارشادات گرامی کو مد نظر رکھتے ہوئے خدمت دین اور اشاعت اسلام کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا۔۔۔۔۔ بقیہ صفحہ ۱۳

قادیان میں چند درویش صفت احمدی تھے۔ جنہوں نے اپنے مقدس مذہبی مقامات کو چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ اور انہوں نے تنگ شرانت لوگوں کے تنگ انسانیت مظالم برداشت کئے اور جن کو بلا خوف تردد مردجاہد قرار دیا جاسکتا ہے۔ اور جن پر آئندہ کی تاریخ ہمیشہ فخر کرے گی۔ (ریاست دہلی ۱۹۶۷ء ص ۱۹)

دراصل اس قیامت خیز اور جوشی دور میں درویشان قادیان کے کانوں میں اپنے آقا سیدنا المصلح الموعودؑ کی عزم و حوصلہ عطا کر نیوالی یہ پیاری اور جان فرآ آواز گونج رہی تھی کہ سے دست عزرائیل میں مٹھی ہے سب راز مہیات موت کے پیالوں میں مٹی ہے شراب زندگی غفلت خواب حیات عارضی کو دور کر ہے تجھ کو آتش تعمیر خواب زندگی پھر احمیت اور بائی احمیت کو صفحہ گنتی سے مٹانے کی سب سے بڑی مظلوم کوشش ۱۹۶۷ء میں حکومت پاکستان کے بعض عناصر کے اشتراک سے عمل میں لائی گئی۔ جب کہ جماعت کے خلاف وسیع پیمانے پر فسادات کی آگ بجھائی گئی۔ اور بزم خود حکومت پاکستان نے احمدیوں کا مذہب تبدیل کر کے جماعت احمدیہ کو صفحہ دنیا سے مٹا دیا۔ مگر کوشش خداوندی دیکھئے کہ بقول خود احمدیوں کے ذمے سالہ مسئلے کو حل کرنے کا کریمت لینے والے سرسبز بھٹو اس اہم ملی کونامے کی انجام دہی کے کچھ ہی عرصہ بعد دنیا بھر کے ممتاز ذہین سیاست دانوں کی جانب سے جان بخشی کی اپیلیں کئے جانے کے باوجود عرصہ لمرا پر یہی سلسلہ و کو تختہ دار پر چڑھا کر اپنے انجام کو پہنچ گئے۔

کرک پر روانہ راجوں موت می آند فرار می فتد بر شمع سوزان از راہ شرمی و ناز آج افراد جماعت احمدیہ کی تعداد ایک سوئے اندازہ کے مطابق ایک سوڑ سے زیادہ ہے۔ صفحہ زمین یعنی قادیان کے علاوہ ہر گوشہ جماعت احمدیہ کا فعال مرکز ہے۔ اور آج جماعت احمدیہ بفسلہ تقائی دن دوئی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ کیا یہ تمام شکر ہد صدقت احمدیت کا منہ بولتا ثبوت نہیں؟

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں اک نشاں کافی ہے گرد دل پر ہونے کو گار۔۔۔

حضرت مصلح موعودؑ کا پاکیزہ بچپن

کی زندگی میں ہم سلتے رہتے تھے۔ میرے اس خیال کی تائید بعض اہل کشف اعتبار صاف قلب والوں کے روایات اور عقائد سے بھی ہوتی تھی۔ (الفضل پبلیشرز قادیان ص ۱۷)

حضرت مصلح موعودؑ کے وجود میں نمایاں ہونے والے ماں جوہر کو امور زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ شیخ محمد اسماعیل صاحب نے فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے "میاں نمودیں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ میں جنس اوت سے ان کے لئے غامی طور پر دعا کرتا ہوں" (الحکمر جوبلی نمبر ص ۱۷)۔ ملت کے اس فدائی پر درت خدا کرے آمین

ولادت

مکرم مولوی عبدالغفور شاہ صاحب مبلغ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۱ اکو دوسری مئی کو آرا ہے۔ جسکا نام محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلسلہ اللہ تعالیٰ نے "آئندہ عصمت" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کو غلام قادر صاحب درویش کی نواسی اور مکرم عبدالجبار صاحب حرم کو بی بی کشمیر کی پوتی ہے۔ اجابہ بخا فرمیں اللہ تعالیٰ عزیزہ نوروزہ کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے آمین۔ (اسیڈیز بکس)

تعارف و تبصرہ

حضرت محمد ﷺ

تالیف محترم مولانا غلام باری صاحب سیف - ربوہ -

ناشر مکرم عبدالملک صاحب - دارالذکر - لاہور -

مجلد - سائز ۱۸x۲۲ - صفحات ۲۸۰ - صفحہ ۲۸۰

بحیثیت انسان کامل حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان کے اظہار کے لئے ایک یہی دلیل کیا کم ہے کہ انسانی ذہن جو بے گناہ و پاک و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تقدس سوانح نبی اور سیرت طیبہ کی وسعتوں میں بلند پرواز ہوتا چلا جاتا ہے آپ کے روحانی فیوض و کمالات کے نئے نئے آفتابوں پر روشن ہوتے چلے جاتے ہیں۔

زیر نظر تالیف جماعت کے نامور، فصیح البیان اور کہنہ مشوق عالم محترم مولانا غلام باری صاحب سیف کے وسیع تجربہ، گہرے مطالعہ اور ساہسال کی محنت شاقہ کا علمی ثبوت اور ایک بہترین تسلیمی شاہکار ہے۔ جس میں سرور کائنات و فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے بہت سے حسین اور نئے گوشے انتہائی دلکش و دل آویز پیرائے میں اجاگر کئے گئے ہیں۔ ایک ماہ کے مختصر سے عرصہ میں اسی گراں قدر تالیف کے یکے بعد دیگرے دو ایڈیشن طبع ہو کر منظر عام پر آچکے ہیں۔ جو بذات خود اس کی قیامت درجہ افادیت اور مقبولیت پر دال ہیں۔

تاریخ احمدیت جلد ہفتم

تالیف محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد - ربوہ -

ناشر ادارۃ المصنفین - ربوہ - ضلع جھنگ - پاکستان -

سائز ۱۸x۲۲ - صفحات ۶۲۰ - صفحہ ۶۲۰ - مجلد -

موجودہ اور آئندہ نسلیں کے لئے مسلسل عالیہ احمدیہ کے مکمل، مستند اور بیش قیمت تاریخی سرمایے کا تحفظ بلاشبک ایک انتہائی اہم اور عظیم جماعتی خدمت کا درجہ رکھتا ہے۔ جسے سیدنا حضرت اقدس مصلح الموعود کے متبعین فرمودہ خطوط پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد بفضلہ تعالیٰ عرصہ قریباً اٹھائیس سال سے انتہائی اخلاص، محنت، توجہ اور خوش اسلوبی کے ساتھ بجا لارہے ہیں۔ فجزاک اللہ خیراً۔

اس وقت مئی ۱۹۸۳ء سے ستمبر ۱۹۸۵ء تک کے حالات پر مشتمل نئی شائع شدہ "تاریخ احمدیت" جلد ہفتم ہمارے سامنے ہے۔ جس میں فاضل مؤلف نے عرصہ زیر بحث کے دوران وقوع پذیر ہونے والے بہت سے ایمان افروز تاریخی واقعات کے ضمن میں سوانحی ترجمہ تشریح، ایٹمی احمدیہ سلم ایجیٹیشن، حضرت مصلح موعود پر قاتلانہ حملہ اور تشویشناک حالات کے پیش نظر متفقہ ڈاکٹری مشورہ کی روشنی میں اختیار کئے جانے والے حضورؐ کے بابرکت سفر یورپ سے منتقل تمام جزئیات کو مفصل اور نوثر رنگ میں قلمبند کیا ہے۔ تاریخ احمدیت کی یہ جلد بھی بفضلہ تعالیٰ سابقہ جلدوں کی طرح ظاہری و باطنی حسن و نفاست کا بہترین مرقع ہے۔

نقاریب شادی خانہ آبادی!

مورخ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء کو خاکار نے عزیزہ مطہرہ بیگم سہا بنت محرم فضل الرحمن خان صاحب چودوار کا نکاح محرم شیخ ایسار احمد صاحب ابن محرم شیخ نیچو صاحب کیرنگ کے ہمراہ مبلغ چھ ہزار پچیس (۶۰۲۵) روپے حق ہر پر پڑھا۔ اور اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ مورخ ۲۹ دسمبر کو عزیزہ بشری بیگم سہا بنت محرم مبارک احمد صاحب موسیٰ بنی مانتر کے نکاح کا اعلان محرم شیخ دیدار احمد صاحب ابن محرم نیچو صاحب کیرنگ کے ہمراہ خاکار نے مبلغ چھ ہزار پانچ (۶۰۰۵) روپے حق ہر پر کیا۔ اور اسی روز بچی کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ خوشی کے ہر دو مواقع پر محرم فضل الرحمن خان صاحب نے مبلغ بیس روپے اور محرم مبارک احمد صاحب نے مبلغ پچیس روپے بطور شکرانہ مختلف مدت میں ادا کئے ہیں۔ فجزاھما اللہ احسن الجزاء۔ احباب سے ہر دو رشتوں کے بابرکت اور شہر شراتِ حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار: شمس الحق خان محرم وقف جدید
مقیم موسیٰ بنی مانتر۔

پروگرام دورہ مکرم منظور احمد صاحب سوسائٹم - وکیل المال تحریک

برائے مہاراشٹر - اندھرا - میسور - مدراس

جماعت ہائے اندھرا بمبئی - آندھرا - میسور اور مدراس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۲ دسمبر سے مکرم منظور احمد صاحب سوسائٹم وکیل المال تحریک جدید اور انسپکٹر تحریک جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں۔ موصوف اپنے دورہ میں وصولی بقایا جات اور سال رواں نیز وعدہ جات میں اضافہ کی کوشش کریں گے۔ امید ہے کہ احباب جماعت و عہدیداران جماعت، مبلغین و معتین کرام تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔ وکیل الاعلیٰ تحریک سید قاضی

جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۲	وڈمان	۱۶	۱	۱۴
بمبئی	۲۲	۲	۲۶	چنتہ کنتہ	۱۴	۳	۲۰
گلبرگ	۲۴	۱	۲۸	حیدرآباد	۲۰	۱	۲۱
یادگیر	۲۸	۳	۳۱	ہمبلی	۲۲	۱	۲۳
دیورگ	۳۱	۱	۴	لونڈہ - بلگام	۲۳	۱	۲۴
تیمپور	۴	۱	۵	شیوگ	۲۵	۲	۲۶
یادگیر	۵	۱	۶	سورب - ساگر	۲۶	۱	۲۸
حیدرآباد	۶	۲	۱۴	مرکہ براتہ شیوگ	۲۶	۲	۳۱
سکندرآباد	۱۲	۲	۱۲	بنگلور	۱۴	۲	۵
شاندنگر	۱۳	۱	۱۴	مدراس	۱۴	۳	۸
جڑچرلہ	۱۳	۱	۱۵	قادیان	۱۱	-	-
محبوب نگر	۱۵	۱	۱۶	-	-	-	-

حب عیت استطا احمدی کا فرض ہے کہ اخبار بدلتو خود خرید کر پڑھیں (مبجریہ)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR

MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES: 52325 / 52686 P.P.

ویرا تمی

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیسڈ رسول اور برٹشٹ
کے سینڈل، زنانہ دمردانہ جوتیوں کا واحد مرکز۔
مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز

چپل پروڈکٹس

۲۹/۲۲ گھنسیا بازار - کانپور - (ویرا تمی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موتار کار - موٹر سائیکل - سکوترس کی خرید و فروخت اور تبادلوں کے لئے اسٹوننگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004,
PHONE NO. 76360.

اسٹوننگس
اووس

فرمودات حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہما

پیشگوئی مصلح موعود کے ذریعے اس زمانہ میں دشمنان اسلام پر حجت پوری ہوئی ہے

اس پیشگوئی سے جو اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں احباب! انہیں پورا کرینی کوشش کریں

”اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتا دیا ہے کہ وہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اب دشمنان اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کر دی ہے اور ان پر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مصلح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو اسلام کو جھوٹا کہتے ہیں۔ کاذب ہیں وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب کہتے ہیں۔“

”میں اس موقع پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مصلح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی۔ وہاں میں آپ کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں جو آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصدق ہیں آپ کا اولین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کو تیار نہ ہو جائیں۔ بے شک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں کہ خدا نے اس پیشگوئی کو پورا کیا۔ بلکہ میں کہتا ہوں آپ کو یقیناً خوش ہونا چاہیے کیونکہ حضرت مصلح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔ پس میں تمہیں خوش ہونے سے نہیں روکتا میں تمہیں اچھلنے کو دے رہا ہوں۔ بے شک تم خوشیاں مناؤ۔ اور خوشی سے اچھلو اور کودو۔ لیکن میں کہتا ہوں اس خوشی اور اچھل کود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو۔ جس طرح خدا نے مجھے رویا میں دکھایا تھا کہ میں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سسٹتی جا رہی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا۔ پس میرے لئے یہ مقدر ہے کہ میں سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں۔ مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں۔ اور اپنی سست روی کو ترک کر دیں۔ مبارک ہے وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا اور سرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دوڑتا چلا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو سستی اور غفلت سے کام لے کر اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا۔ اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتا ہے۔ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدم، شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ۔ ناکہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں۔ اور باطل کو ہمیشہ کے لئے صفحہ عالم سے نیست و نابود کر دیں۔ اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔“

(الموعود صفحہ ۲۰۸، ۲۱۳، ۲۱۶)